سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

یہ سورہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی تہتر آیات اور نو رکوع ہیں

رکوع نمبر ۱　　آیات ۱ تا ۸　　اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ ۲۱/۱۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ
وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا
حَكِيْمًا ۙ ①
وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۙ ②
وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
وَكِيْلًا ③
مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ
جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـئِْ تُظٰهِرُوْنَ
مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاۗءَكُمْ
اَبْنَاۗءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ
يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ④
اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَاۗىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ
فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ
فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ
قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ⑤
اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ
وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ
اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰۗىِٕكُمْ
مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ⑥

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
اے پیغمبر خدا سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کا
کہا نہ ماننا۔ بے شک خدا جاننے والا اور حکمت
والا ہے ①
اور جو (کتاب) تم کو تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کی جاتی ہے
اُسی کی پیروی کئے جانا بےشک خدا تمہارے سب عملوں سے خبردار ہے ②
اور خدا پر بھروسہ رکھنا۔ اور خدا ہی کارساز
کافی ہے ③
خدا نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے۔
اور نہ تمہاری عورتوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو
تمہاری ماں بنایا اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے
بنایا یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں۔ اور خدا تو سچی بات
فرماتا ہے اور وہی سیدھا رستہ دکھاتا ہے ④
مومنو! لے پالکوں کو اُن کے (اصلی) باپوں کے نام سے پکارا
کرو کہ خدا کے نزدیک یہی بات درست ہے۔ اگر تم کو اُنکے باپوں
کے نام معلوم نہ ہوں تو دین میں وہ تمہارے بھائی اور دوست ہیں
اور جو بات تم سے غلطی سے ہو گئی ہو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں لیکن
جو قصد دل سے کرو (اس پر مواخذہ ہے) اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ⑤
پیغمبر مومنوں پر اُن کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں
اور پیغمبر کی بیویاں اُن کی مائیں ہیں۔ اور رشتہ دار آپس میں
کتاب اللہ کی رُو سے مسلمانوں اور مہاجروں سے ایک دوسرے
(کے ترکے) کے زیادہ حقدار ہیں۔ مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے
احسان کرنا چاہو۔ یہ حکم کتاب (یعنی قرآن) میں لکھ دیا گیا ہے ⑥

THE CLANS

Revealed at Al-Madinah

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. O Prophet! Keep thy duty to Allah and obey not the disbelievers and the hypocrites. Lo! Allah is Knower, Wise:

2. And follow that which is inspired in thee from thy Lord. Lo! Allah is Aware of what ye do:

3. And put thy trust in Allah, for Allah is sufficient as Trustee.

4. Allah hath not assigned unto any man two hearts within his body, nor hath He made your wives whom ye declare (to be your mothers) your mothers,[1] nor hath He made those whom ye claim (to be your sons) your sons. This is but a saying of your mouths. But Allah sayeth the truth and He showeth the way.

5. Proclaim their real parentage. That will be more equitable in the sight of Allah. And if ye know not their fathers, then (they are) your brethren in the faith, and your clients. And there is no sin for you in the mistakes that ye make unintentionally, but what your hearts purpose (that will be a sin for you). Allah is Forgiving, Merciful.

6. The Prophet is closer to the believers than their selves, and his wives are (as) their mothers. And the owners of kinship are closer one to another in the ordinance of Allah than (other) believers and the fugitives (who fled from Mecca), except that ye should do kindness to your friends.[2] This is written in the Book (of nature).

7. And when We exacted a covenant from the Prophets, and from thee (O Muhammad) and from Noah and Abraham and Moses and Jesus son of Mary: We took from them a solemn covenant;

8. That He may ask the loyal of their loyalty. And He hath prepared a painful doom for the unfaithful.

اور جب ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے۔ اور عہد بھی اُن سے پکا لیا (۷)
تاکہ سچ کہنے والوں سے اُن کی سچائی کے بارے میں دریافت کرے اور اُس نے کافروں کیلئے دُکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے (۸)

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ
وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى
ابْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝۷
لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ
ع لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۸

اسرار و معارف

کفار و مشرکینِ عرب نے اپنا انتہائی دباؤ ڈالا اور مختلف طرح سے پیشکش بھی کی کہ کم از کم مسلمانوں کی بقا کے لیے آپ ﷺ اگر اپنے رب کی عظمت بیان کرتے ہیں تو ہمارے بتوں کو یا جن کو ہم معبود مانتے ہیں ان کو باطل کہنا تو چھوڑ دیں ورنہ ہم کوئی مسلمان زندہ نہ چھوڑیں گے۔ اسی طرح کا دباؤ مدینہ منورہ کے یہودیوں کی طرف سے بھی تھا اور مشرکینِ عرب بھی تمام قبائل کو جمع کر کے دس ہزار کا لشکرِ جرار لے آئے تو ارشاد ہوا اے میرے نبی اللہ کا تقویٰ اختیار کیے رکھیے اور کفار و منافقین کی کوئی بات قبول مت کیجیے یعنی ہر حال اللہ کی اطاعت پہ ثابت قدم رہیے اور اسلام پر یا احکامِ اسلام پر سمجھوتہ ممکن نہیں اور آج کے دور کی سب

مسلمان آج کے دور میں

سے بڑی مصیبت ہی یہ ہے کہ آج کا مسلمان اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اور اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے کفار کی بات مانتا ہے قانون کافرانہ معیشت سودی اور حکومت بنانے کا طریقہ کافرانہ اور غیر اسلامی اور ساتھ دعویٰ اسلام بھی ہے جبکہ اللہ کا حکم نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب فرما کر ارشاد فرمایا گیا جس سے مراد یہ ہے کہ اس حکم سے سرتابی کی کوئی گنجائش نہیں مسلمان کو چاہیے سیدھی سیدھی اسلام کی راہ اپنائے اور اپنی امیدیں کفار سے نہ جوڑے بلکہ اللہ پر بھروسہ کرے جو ہر بات سے اور ہر حال سے ہر آن واقف اور باخبر ہے یہ اس کی حکمت کا تقاضا ہے کہ کفار کو بھی چند روز کی مہلت مل رہی ہے مگر اس کا یہ معنیٰ ہرگز نہیں کہ یہ اللہ کی گرفت سے بچ جائیں گے اور آپ ان احکام پر پوری طرح عمل کیجیے جن کی آپ کو وحی کی جاتی ہے کہ اللہ آپ لوگوں کے بھی ہر کام کا علم

رکھتا ہے جو آپ انجام دیتے ہیں اور اسبابِ ظاہری کے سامنے نہ ہونے سے ہرگز مایوس نہ ہو جاتے بلکہ اللہ پر بھروسہ رکھیں جب مسلمان اس کی اطاعت پہ قائم رہنے کے لیے کفار کی اطاعت سے انکار کر کے انہیں للکارتے ہیں تو وہ ہر طرح سے مدد کرنے پہ قادر ہے اور اس کی شان ایسی ہے کہ اس پر بھروسہ کیا جائے اللہ نے کسی انسان کے سینے میں دو دل نہیں رکھے کہ وہ کفار سے دوستی کر کے ان سے امیدیں وابستہ رکھے اور ان کی اطاعت کرے اور اللہ پر ایمان اور اللہ سے محبت کا مدعی بھی ہو بلکہ ہر سینے میں ایک ہی دل ہے جس میں یا اللہ پہ بھروسہ اور اللہ کی محبت ہو گی یا پھر کفر چھا رہا ہو گا آگے جاہلیت کی دو رسوم کی اصلاح مطلوب ہے جس میں بیوی سے ظِہار اور متبنّیٰ بنانے کی بات ہے جن خواتین سے تم ظِہار کرتے ہو یعنی یہ کہہ دیا جاتا کہ تو میری ماں جیسی ہے یا میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے اور اسے حرام سمجھا جاتا ہے فرمایا یہ درست نہیں تمہاری ماں صرف وہی ہے جس نے تم کو جنا اور ظہار کرنا یا بیوی کو ماں یا بہن کہنا گناہ ہے اس کا کفارہ ہے مگر بیوی مطلق حرام نہیں ہو گی کفارہ ادا کر کے حلال ہو جاتی ہے جس کی تفصیل آگے آ رہی ہے اور دوسرے رواج تھا کہ جس کسی کو منہ بولا بیٹا بنا لیتے اس پر تمام احکام وہی لاگو کرتے جو حقیقی بیٹے پر ہوتے ہیں کہ بیٹا ہی کہا بھی جاتا اسی طرح اسے میراث ملتی اور جو رشتے حقیقی بیٹا ہونے کی وجہ سے قابلِ حرمت ہوتے ویسے ہی سمجھے جاتے چنانچہ ارشاد فرمایا کہ تمہارے لے پالک بیٹے کبھی بیٹے نہیں بن جاتے نہ ان پر وہ احکام لاگو ہوتے ہیں جو حقیقی بیٹے پر ہوتے ہیں یہ محض ایک بات ہے جو لوگ کہہ دیتے ہیں اور کسی کے کہہ دینے سے حقیقت تبدیل نہیں ہو جاتی اللہ حق بات ارشاد فرماتے ہیں اور صحیح راستے کی طرف راہنمائی فرماتے ہیں لہٰذا لے پالک بیٹوں کو ان کے حقیقی باپوں کے نام سے پکارو کہ اللہ کے نزدیک یہ صحیح طریقہ ہے اور انصاف کی بات ہے لہٰذا یہ متبنّیٰ بنا کر اسے بیٹا کہنا اور اصلی والد سے بے خبر رکھنا درست نہیں اگر کسی نے لے پالک پال کر دل کو دھوکہ دینا ہی چاہا ہو تو اسے اس کے باپ کی اولاد کے نام سے پکارا جائے اور اس کی ولدیت نامعلوم ہو تو وہ یا تو تمہارا دینی بھائی ہے یا پھر غلام اور نوکر ہے اس کی اس حیثیت اور حقوق کا لحاظ رکھا جاتے اس حکم کے نزول

بیوی سے ظِہار اور متبنّیٰ

لے پالک کو اس کے حقیقی باپ کا بیٹا ہی کہنا چاہیئے

سے قبل جو خطا ہو چکی اس پر گرفت نہ ہو گی لیکن اس کے بعد اگر کسی نے اپنے دل کی خواہش پوری کرنے کو ارادۃً ایسا کیا تو سخت گناہ ہے جس سے توبہ کی جائے اور اسے چھوڑ دیا جائے تو اللہ بہت بڑی بخشش کا مالک اور رحم کرنے والا ہے۔ اس میں آج کے لوگوں کو بہت غور کرنے کی ضرورت ہے جو اگر اولاد نہ ہو تو بچے گود لے لیتے ہیں۔

نبی ﷺ تو ایمان والوں سے ان کی اپنی جان سے زیادہ عزیز تر اور قریبی تعلق رکھتے ہیں کہ جان سے تو محض دنیا کی حیات حاصل ہوئی جس میں اگر خیر ہے تو شر بھی ہے مگر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو کچھ ملا وہ خیر ہی خیر ہے اور دائمی ابدی اور دونوں جہانوں کے لیے ہے اسی طرح نبی علیہ السلام کی بیویاں سب مؤمنوں کی مائیں ہیں مگر وراثت کے احکام اس پر مرتب نہ ہوں گے چہ جائیکہ زبانی بیٹا کہنے پر ہوں بلکہ نسبی رشتوں اور قرابت پہ ہوں گے۔

ایذاءِ رسول کفر ہے

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہر طرح خیر ہی حاصل ہوتی ہے لہذا آپ کی اطاعت اپنی پسند پر مقدم ہو گی اور آپ کی بیویوں کی شان میں گستاخی حرام بھی ہے اور ایذاءِ رسول بن کر کفر ہے۔ لیکن اس پر میراث تقسیم ہو گی نہ نکاح وغیرہ کے احکام لاگو ہوں گے اسی لیے آپ ﷺ کی بیویوں سے نکاح کی حرمت کا الگ حکم دیا گیا ہے اس آیت پر اس کا مدار نہیں ہے اسی طرح مہاجرین و انصار میں جو بھائی چارہ قائم کیا گیا تھا وراثت میں اس سے قرابت داری مقدم ہے ہاں اگر کوئی ازراہِ محبت اپنی طرف سے مسلمان بھائی کو کچھ دینا چاہے تو وہ الگ بات ہے مگر نسبی رشتے کے علاوہ وراثت نہ ہو گی کہ یہ قوانین و احکام کتاب اللہ میں لکھے ہوتے ہیں۔ یعنی طے فرما دیئے گئے بلکہ یاد کیجیے جب ازل

انبیاء سے عہد

ہی کو احکامِ الٰہی کی اطاعت کا وعدہ آپ سے لیا گیا اور آپ کی نبوت اور ختم نبوت کا اقرار نوح، ابراہیم موسیٰ اور عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام سے لیا گیا اور سب سے خوب پختہ عہد لیا گیا جس میں کسی ترمیم کی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی یہاں اولوالعزم رسولوں کا ذکر کیا گیا جو سلسلہ نبوت

رُسل اور اولوالعزم

میں سنگِ میل تھے اِن اسماءِ گرامی میں آدم علیہ السلام بھی شامل ہیں کہ تین سو تیرہ رسول و مرسل اور پانچ اولوالعزم اور آپ ﷺ ان سب کے امام ہیں کہ

صاحبِ وحی پر وحی کا اتباع اور مومن پر اپنے نبیؐ کا اتباع واجب ہے اور اسی کی پرسش ہوگی اور کفار کے لیے بہت دردناک عذاب تیار کیا گیا ہے جو انہیں پیش آئے گا۔ ایک حد تک دنیا میں بھی اور پورے کا پورا آخرت میں۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۹ تا ۲۰ اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ ۲۱/۱۸

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱذْكُرُوا نِعْمَةَ ٱللَّهِ
عَلَيْكُمْ إِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا
عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ
وَكَانَ ٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٩﴾
إِذْ جَآءُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ
مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ ٱلْأَبْصَٰرُ وَبَلَغَتِ
ٱلْقُلُوبُ ٱلْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِٱللَّهِ ٱلظُّنُونَا ﴿١٠﴾
هُنَالِكَ ٱبْتُلِيَ ٱلْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا
زِلْزَالًا شَدِيدًا ﴿١١﴾
وَإِذْ يَقُولُ ٱلْمُنَٰفِقُونَ وَٱلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم
مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥٓ إِلَّا
غُرُورًا ﴿١٢﴾
وَإِذْ قَالَت طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يَٰٓأَهْلَ يَثْرِبَ
لَا مُقَامَ لَكُمْ فَٱرْجِعُوا ۚ وَيَسْتَـْٔذِنُ فَرِيقٌ
مِّنْهُمُ ٱلنَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ ﴿١٣﴾
وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۖ إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا
وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ
سُئِلُوا ٱلْفِتْنَةَ لَءَاتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَآ
إِلَّا يَسِيرًا ﴿١٤﴾
وَلَقَدْ كَانُوا عَٰهَدُوا ٱللَّهَ مِن قَبْلُ لَا
يُوَلُّونَ ٱلْأَدْبَٰرَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ ٱللَّهِ مَسْـُٔولًا ﴿١٥﴾

مومنو خدا کی اُس مہربانی کو یاد کرو جو اُس نے (تم پر) اُس وقت کی جب فوجیں تم پر (حملہ کرنے کو) آئیں۔ تو ہم نے اُن پر ہوا بھیجی اور ایسے لشکر (نازل کیے) جن کو تم دیکھ نہیں سکتے تھے اور جو کام تم کرتے ہو خدا اُن کو دیکھ رہا ہے ﴿۹﴾

جب وہ تمہارے اُوپر اور نیچے کی طرف سے تم پر (چڑھ) آئے اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل (مارے دہشت کے) گلوں تک پہنچ گئے اور تم خدا کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے ﴿۱۰﴾

وہاں مومن آزمائے گئے اور سخت طور پر ہلائے گئے ﴿۱۱﴾

اور جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے کہنے لگے کہ خدا اور اُسکے رسُول نے تو ہم سے محض دھوکے کا وعدہ کیا تھا ﴿۱۲﴾

اور جب اُن میں سے ایک جماعت کہتی تھی کہ اے اہلِ مدینہ (یہاں) تمہارے (ٹھہرنے کا) مقام نہیں تو لوٹ چلو اور ایک گروہ اُنمیں سے پیغمبر سے اجازت مانگنے اور کہنے لگا کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں حالانکہ وہ کھلے نہیں تھے۔ وہ تو صرف بھاگنا چاہتے تھے ﴿۱۳﴾

اور اگر (فوجیں) اطرافِ مدینہ سے اُن پر آ داخل ہوں پھر اُن سے خانہ جنگی کے لئے کہا جائے تو (فوراً) کرنے لگیں اور اس کے لئے بہت کم توقف کریں ﴿۱۴﴾

حالانکہ پہلے خدا سے اقرار کر چکے تھے کہ پیٹھ نہیں پھیرینگے اور خدا سے (جو) اقرار کیا جاتا ہے اُس کی ضرور پرسش ہوگی ﴿۱۵﴾

9. O ye who believe! Remember Allah's favour unto you when there came against you hosts, and We sent against them a great wind and hosts ye could not see. And Allah is ever Seer of what ye do.

10. When they came upon you from above you and from below you, and when eyes grew wild and hearts reached to the throats, and ye were imagining vain thoughts concerning Allah.

11. There were the believers sorely tried, and shaken with a mighty shock.

12. And when the hypocrites, and those in whose hearts is a disease were saying: Allah and His messenger promised us naught but delusion.

13. And when a party of them said: O folk of Yathrib! There is no stand (possible) for you, therefor turn back. And certain of them (even) sought permission of the Prophet, saying: Our homes lie open (to the enemy). And they lay not open. They but wished to flee.

14. If the enemy had entered from all sides and they had been exhorted to treachery, they would have committed it, and would have hesitated thereupon but little.

15. And verily they had already sworn unto Allah that they would not turn their backs (to the foe). An oath to Allah must be answered for.

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ
الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا
قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾

کہہ دو کہ اگر تم مرنے یا مارے جانے سے بھاگتے ہو تو بھاگنا
تم کو فائدہ نہیں دے گا اور اس وقت تم بہت ہی کم
فائدہ اٹھاؤ گے ﴿۱۶﴾

16. Say: Flight will not avail you if ye flee from death or killing, and then ye dwell in comfort but a little while.

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ
اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۭ وَلَا
يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾

کہہ دو کہ اگر خدا تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو کون تم کو اس سے
بچا سکتا ہے یا اگر تم پر مہربانی کرنی چاہے (تو کون اس کو ہٹا سکتا ہے)
اور یہ لوگ خدا کے سوا کسی کو نہ اپنا دوست پائیں گے اور نہ مددگار ﴿۱۷﴾

17. Say: Who is he who can preserve you from Allah if He intendeth harm for you, or intendeth mercy for you? They will not find that they have any friend or helper other than Allah.

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَاۗىِٕلِيْنَ
لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ
اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾

خدا تم میں سے ان لوگوں کو بھی جانتا ہے جو (لوگوں کو) منع
کرتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس
چلے آؤ۔ اور لڑائی میں نہیں آتے مگر کم ﴿۱۸﴾

18. Allah already knoweth those of you who hinder, and those who say unto their brethren: "Come ye hither unto us!" and they come not to the stress of battle save a little.

اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ښ فَاِذَا جَاۗءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ
يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ
يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ
الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً
عَلَي الْخَيْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ
اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾

(یہ اس لئے کہ) تمہارے بارے میں بخل کرتے ہیں۔ پھر جب
ڈر کا وقت آئے تو تم ان کو دیکھو کہ تمہاری طرف دیکھ
رہے ہیں (اور) ان کی آنکھیں (اسی طرح) پھر رہی ہیں جیسے کسی کو
موت سے غشی آ رہی ہو۔ پھر جب خوف جاتا رہے تو تیز زبانوں کے ساتھ تمہارے
بارے میں زبان درازی کریں اور مال میں بخل کریں۔ یہ لوگ حقیقت میں ایمان
لائے ہی نہ تھے تو خدا نے ان کے اعمال برباد کر دیئے۔ اور یہ خدا کو آسان تھا ﴿۱۹﴾

19. Being sparing of their help to you (believers). But when the fear cometh, then thou (Muhammad) seest them regarding thee with rolling eyes like one who fainteth unto death. Then, when the fear departeth, they scold you with sharp tongues in their greed for wealth (from the spoil). Such have not believed. Therefor Allah maketh their deeds fruitless. And that is easy for Allah.

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ
يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ
فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَاۗىِٕكُمْ ۭ
وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا
ع قَلِيْلًا ﴿۲۰﴾

(خوف کے سبب) خیال کرتے ہیں کہ فوجیں نہیں گئیں اور
اگر لشکر آ جائیں تو تمنا کریں کہ (کاش) گنواروں میں
جا رہیں (اور) تمہاری خبر پوچھا کریں۔ اور اگر
تمہارے درمیان ہوں تو لڑائی نہ کریں
مگر کم ﴿۲۰﴾

20. They hold that the clans have not retired (for good); and if the clans should advance (again), they would fain be in the desert with the wandering Arabs, asking for the news of you; and if they were among you, they would not give battle, save a little.

اسرار و معارف

اس رکوع اور اس سے اگلے رکوع میں غزوہ احزاب کا واقعہ اور حالات بیان ہوئے تو بہتر معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ احزاب بیان کر دیا جائے تاکہ معانی اور مفہوم سمجھنے میں آسانی رہے۔

غزوہ احزاب یا جنگِ خندق کا واقعہ

ہجرتِ مدینہ کے بعد مشرکینِ مکہ نے مسلمانوں پر مسلسل حملے کیے کہ ہجرت کے اگلے سال میدانِ بدر

میں تیسرے سال اُحد میں اور اس سے اگلے سال جنگِ خندق میں سخت مقابلہ رہا اور بفضل اللہ صحابہ کرام کی یہ قربانیاں جو آپ ﷺ کی قیادت میں اللہ کے حضور پیش ہوئیں ان کی قبولیت کے صدقے پورا عالمِ اسلام ان کی برکات سے بہرہ ور ہوا ظلم و جور کفر و شرک اور جہالت کا دنیا سے خاتمہ ہو کر انسانی قلوب اللہ کے نام سے آباد ہوئے بعض روایات میں غزوۂ خندق پانچویں سال ہوا بہرحال یہ تین حملے مسلسل کیے گئے جن میں یہ حملہ بہت بڑا تھا جو اس ارادے سے کیا گیا کہ مسلمانوں کا نام تک مٹا دیا جائے۔

یہود کی سازش

اس واقعہ کا محرک یہود کا سازشی گروہ تھا جس نے مکہ مکرمہ جا کر مشرکین کو حملہ کرنے کی ترغیب دی اور اپنی پہلی رنجش بھلا کر یہ جھوٹ بولا کہ ہمارے نزدیک اسلام اور مسلمانوں سے تم اور تمہارا مذہب زیادہ بہتر ہے حالانکہ اہلِ کتاب ہونے کی وجہ سے مشرکین سے کشیدہ رہا کرتے تھے۔ چنانچہ بیت اللہ میں جمع ہو کر یہود اور مشرکین نے معاہدہ کیا پھر یہی یہودی بنو غطفان کے پاس گئے جو خیبر کے پاس تھے انہیں خیبر کی کھجور کی فصل سے حصہ دینے کے وعدہ پر اپنے ساتھ شامل کیا اور یوں کم و بیش عرب کے سب غیر مسلم قبائل مل کر مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوئے جن میں قریش کے چار ہزار

لشکرِ کفار کی تعداد

جنگجو جوان تین سو گھوڑے اور ایک ہزار اونٹ تھے اور دوسرے قبائل مِل کر پندرہ ہزار کا لشکرِ جرار بن گیا جو مدینہ منورہ پر یلغار کرنے روانہ ہوا۔ بعض روایات میں دس ہزار اور بعض میں تعداد بارہ ہزار بیان ہوئی غالباً جوں جوں لوگ شامل ہوتے گئے اس طرح روایات ملتی ہیں اور آخری روایت پندرہ ہزار کی ہوگی۔ واللہ اعلم۔

اسلامی لشکر اور طریقِ جنگ

اسلامی لشکر کی تعداد اس جنگ میں تین ہزار تھی اور چھتیس گھوڑے تھے آپ ﷺ نے ہر میدان میں نئی جنگی حکمتِ عملی اختیار فرمائی۔ بدر میں چشموں اور میدان پر قبضہ کر کے مشرکین کو اپنی پسند کے میدان میں لڑنے پر مجبور کر دیا اُحد میں پیچھے پہاڑ رکھ کر اس پر تیر انداز بٹھا دیئے اور اس جنگ میں عرب میں پہلی دفعہ مصنوعی رکاوٹ سے دشمنوں کا راستہ روک دیا کہ جب آپ ﷺ نے مشورہ طلب فرمایا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ جو فارس کے باشندے تھے عرض کرنے لگے کہ ہمارے بادشاہ قلعوں کے گرد خندق بنایا کرتے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے جبل سلع

کو میٹھ پر رکھ کر سامنے کے تمام راستے کو خندق سے رد کنے کا حکم دیا اور بنفسِ نفیس لکیر لگا دی کہ یہاں خندق کھودی جائے۔

خندق کی لمبائی اور تیاری

خندق کی لمبائی تقریباً ساڑھے تین میل تھی اور گہرائی پانچ گز یا پندرہ فٹ اور چوڑائی اس سے یقیناً زیادہ ہوگی کہ کوئی سوار اسے کود کر عبور نہ کر سکے۔ آپ ﷺ نے دس دس آدمیوں میں چالیس گز خندق سپرد کی اور کل چھ یوم میں یہ خندق تیار ہوگئی۔ آپ ﷺ نے بنفسِ نفیس حصہ لیا کھودتے بھی تھے اور مٹی بھی نکالتے تھے۔

عجیب واقعہ

پوری خندق میں کہیں رکاوٹ نہ آئی مگر حضرت سلمانؓ اور ان کی جماعت کے سامنے چٹان آگئی جو ٹوٹنے کا نام نہ لے رہی تھی حتیٰ کہ ان کی کدالیں اور اوزار ٹوٹ گئے اللہ نے واضح کر دیا کہ تدابیر میں اثر بھی وہی پیدا کرتا ہے ورنہ ناکام ہو جاتی ہیں حضرت سلمانؓ آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے آپ تشریف لائے کہ شکم مبارک اور پشت مبارک نظر نہ آتی تھی اگرچہ زیبِ تن نہ تھا سب مٹی اور گرد سے ڈھک چکی تھی آپ نے تین ضربیں لگائیں اور ہر ضرب میں ایک حصہ چٹان ٹوٹ جاتی تھی۔ آپ ﷺ ایک طرف بیٹھ گئے تو حضرت سلمانؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ چٹان تو ٹوٹ گئی مگر ہر

کشف و مشاہدہ

ضرب میں نور کی ایک بہت بڑی لہر اٹھی اور روشنی بلند ہوئی تو آپ ﷺ نے پوچھا سلمان تو نے دیکھا عرض کیا ہاں تو فرمایا پہلی روشنی میں یمن کے محلات اور خزانے پھر کسریٰ کے محلات اور پھر رومیوں کے محلات دکھائے گئے اور مجھے اطلاع دی گئی کہ میرے اُمتی ان مقامات کو فتح کریں گے اور سب کے سب خلافتِ راشدہ کے دور میں فتح ہو گئے یعنی ولی اللہ نے مشاہدہ تو کر لیا تعبیر اور حقیقت جاننے کے لیے نبی ہی کا محتاج ہوتا ہے۔ جب یہ بات پھیلی تو منافقین اور کفار نے بڑی طعنہ زنی کی کہ زندگی کے لالے پڑے ہوئے ہیں اور یہ چلے ہیں روم ایران اور یمن فتح کرنے مگر صحابہ کرامؓ کا حوصلہ بہت بلند ہوا اور جب کفار کا لشکر خندق پر پہنچا تو حیران رہ گیا کہ ان کا ارادہ شہر پر غارت کرنے کا تھا چنانچہ خندق کے اس پار خیمہ زن ہو گئے مسلمانوں نے بچے اور خواتین بنی حارثہ کے قلعہ میں جمع کر دیئے اور پندرہ سال تک کے بچے شامل جہاد تھے سب کمربستہ ہو کر خندق پر جمع ہو گئے جہاں مہینہ بھر

قضا نمازیں

مقابلہ جاری رہا دن بھر دونوں طرف سے تیر اندازی اور کوشش جاری رہتی کفار عبور کرنے کی کوشش کرتے اور مسلمان روکنے کی چنانچہ ایک روز اس قدر گھمسان رہا کہ آپ ﷺ کی صحابہ سمیت چار نمازیں قضا ہوئیں اور عشا کے ساتھ ادا کی گئیں فاقہ کشی سے لوگوں نے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھے۔

حضرت سعد بن معاذؓ کی دعا

حضرت سعد بن معاذؓ تیر سے سخت زخمی ہو گئے تو دعا کی اے اللہ اگر قریش کا پھر کوئی حملہ آپ ﷺ پر باقی ہے تو مجھے زندہ رکھ اور اگر نہیں تو موت دے دے مگر یہود بنو قریظہ کا انجام دیکھ کر شہید ہونا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بدعہدی کی وہ مسلمانوں کی پیٹھ پر تھے اور مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ تھا مگر قریش اور یہود نے سازش کر کے اپنے ساتھ ملا لیا اور یوں ہر طرف سے خطرات میں گھر گئے مگر اس غزوہ میں آپ ﷺ کے بے شمار معجزات میں سے

معجزات

یہ بھی ہوا کہ بنو غطفان کا ایک آدمی نعیم ابن مسعود مسلمان ہو کر حاضر ہوا اور خدمت کا طالب ہوا تو آپ نے جنگی حکمتِ عملی کے تحت بنو قریظہ اور مشرکین کے لشکر میں غلط فہمی پیدا کرنے پر مقرر کر دیا جس کی تدبیر سے ان میں پھوٹ پڑ گئی مسلمان فاقہ کشی پہ مجبور تھے کہ حضرت جابرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کچھ سالن اور تین سیر کے قریب آٹا گھر میں ہے آپ تشریف لائیں تو خدمت کی سعادت حاصل کروں مگر آپ ﷺ نے سارے لشکر میں اعلان فرما دیا اور خود تشریف لے جا کر تقسیم فرمانے لگے۔ سب نے خوب پیٹ بھر کر کھا لیا تو حضور ﷺ نے تناول فرمایا اور کھانا ویسا ہی باقی تھا۔ مہینہ بھر کے مقابلہ کے بعد اللہ نے ایک سخت سرد ہوا بھیج دی کفار کے خیمے اکھڑ گئے اور ہنڈیاں تک الٹ گئیں اور سخت سردی پڑنے لگی چنانچہ کفار نے واپسی کی ٹھانی۔ حضرت حذیفہؓ کو خبر لانے پہ معمور فرمایا تھا لشکرِ کفار کی واپسی کی نوید لائے اور یوں مسلمانوں کو ایک عظیم فتح نصیب ہوئی آپ واپس پہنچے تو اللہ کا حکم ہوا بنی قریظہ کا قصہ نپٹایا جائے چنانچہ لشکرِ اسلام نے بلا تاخیر ان کا محاصرہ کر لیا انہوں نے اس شرط پر ہتھیار ڈال دیئے کہ حضرت سعد کا فیصلہ ہمیں منظور ہے آپ نے فیصلہ دیا کہ مردوں کو قتل کیا جائے اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنایا جائے اور اس کے بعد شہید ہو گئے۔ یہ واقعہ نہایت اختصار کے ساتھ لکھا گیا ہے تفاصیل دوسری کُتب

میں دیکھی جا سکتی ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

کہ اے ایمان والو اللہ کے احسانات کو یاد رکھو کہ جب کفار کے لشکر نے تمہیں گھیر لیا تھا اور یہ احسان ہمیشہ کے لیے امت پر ہے کہ اللہ نے وہاں فتح نصیب فرمائی تو سب تک اسلام کا پیغام پہنچا ورنہ کفار تو مسلمانوں کو نابود کرنے کے ارادے لے کر آئے تھے مگر اللہ نے فرشتوں کے لشکر بھیج دیئے اور ان پر ہواؤں کو مسلط کر دیا اور اللہ تمہارے جاں نثارانہ کردار کو دیکھتا ہے کہ جب ہر طرف سے دشمنوں

صحابہ کرامؓ کی جاں نثاری کی شہادت

نے یلغار کر دی باہر سے حملہ آور اور اندر سے بدعہدی کرنے والے یہودی تو لوگوں کا یہ حال ہو گیا گویا آنکھیں پتھرانے لگی ہوں اور دل اچھل کر حلق میں آن اٹکے ہوں کہ بظاہر اس ننھی سی اسلامی ریاست کے نشان باقی رہنے کا کوئی امکان نہ تھا حتیٰ کہ مسلمانوں کو غیر اختیاری طور پر وساوس آنے لگے کہ آخر اللہ کی مدد بھی کس صورت میں جلوہ گر ہوگی کوئی بھی تو راستہ نظر نہ آتا تھا یہ ایمان والوں کا بہت سخت امتحان تھا جس نے انہیں شدید طریقے سے ہلا کر رکھ دیا۔ اور منافقین اور وہ لوگ جن کے دل مریض تھے یعنی

بیمار دِل

ایمان میں کمزوری دل کی بیماری ہے جو نفاق پیدا کرتی ہے جس کا علاج اللہ کا ذکر ہے تو منافقین یہاں تک کہہ گزرے کہ کفار کے ان لشکروں کے سامنے اللہ کا اور اس کے رسول کا وعدہ بھی سوائے ایک رنگین فریب کے کچھ نہیں اور منافقین جمع ہو کر کہنے لگے اے یثرب کے باسیو بھاگ چلو یہاں موت کے سوا کچھ نہ ملے گا اور واقعی منافقین آپ سے رخصت کے طالب ہوئے بہانہ کرتے تھے کہ ہمارے گھر اکیلے ہیں کوئی دیکھ بھال کرنے والا نہیں ہے مگر حق یہ ہے کہ گھروں کو تو وہ کیا کریں گے صرف میدان سے فرار چاہتے ہیں اور ان منافقین کو تو دشمن کی غلامی کرنے میں بھی تامل نہ ہوگا اگر کافر شہر فتح کرلیں تو یہ ان کے قدموں میں پڑے ہوں گے یعنی دنیا کے فوائد اور تحفظ کی امید پر کافر کی غلامی

مفاداتِ دُنیا کے لیے کافر کی غلامی منافق کی خصوصیت ہے

قبول کرنا منافق کی خصوصیت ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جو پہلے اسلام قبول کرنے اور جہاد پر بیعت کرنے والے تھے اور اللہ سے وعدہ کر چکے تھے کہ کبھی میدان

سے منہ نہ موڑیں گے یقیناً اللہ اس وعدہ کی باز پُرس بھی کرے گا آپ انہیں فرما دیجیے کہ فرار موت سے نہیں بچا سکتا اور نہ قتل ہونے سے بچاؤ کی ضمانت دیتا ہے کہ موت کا وقت تو مقرر ہے اور تب تک دنیا کی چند روزہ زندگی ہے جس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ اگر اللہ ہی تم پر عذاب نازل کرنا چاہیں تو تمہیں کون بچا سکتا ہے یا رحم کرنا چاہے تو اسے کوئی روک نہیں سکتا اور اللہ سے بھاگ کر تمہیں نہ تو کوئی مدد کرنے والا ملے گا اور نہ کوئی حمایت کرنے والا نصیب ہوگا۔

اللہ ان لوگوں سے باخبر ہے جو دوسروں کو بھی جہاد میں شمولیت سے روکتے ہیں اور اپنے متعلقین سے کہتے ہیں تم بھی جہاد کو چھوڑ کر ہمارے ساتھ آ جاؤ اور کبھی اگر مجبور ہو جائیں تو جہاد میں بہت کم شرکت کرتے ہیں اور اس میں بھی انہیں مومنین کے ساتھ بُخل رہتا ہے کہ زیادہ غنیمت نہ لے جائیں بلکہ انہیں زیادہ مال لینے کا طمع ہوتا ہے اگر جنگ کا موقع آ جائے تو خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور یوں لگتا ہے جیسے ان پر موت کی غشی طاری ہونے لگی ہو اور آنکھیں پھری جا رہی ہوں اور جب مسلمانوں کو فتح نصیب ہو جاتے اور خطرہ ٹل جائے تو پھر ان کی زبانیں بہت تیز ہو جاتی ہیں۔ اور صحابہ پر مخلص مسلمانوں پر طعن کرتے ہیں۔ یعنی آپ ﷺ کے جاں نثاروں پہ طعن نفاق کی علامت ہے

صحابہ پہ طعن نفاق کی علامت ہے

اور مالِ غنیمت پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ یہ لوگ ہرگز ایمان نہیں لاتے۔ اگر ان سے کوئی بھلائی کا کام ہو بھی گیا ہو تو بوجہ نفاق اور کفر وہ ضائع ہو گیا یہ سب کچھ اللہ پر بہت آسان ہے کہ وہ کسی کی اطاعت کا محتاج نہیں۔ جب کفار کی فوجیں بھاگ کر جا چکی ہیں تو بھی یہ خیال کرتے ہیں ایسا نہ ہوا ہوگا کہ اتنا بڑا لشکر کیسے شکست کھا سکتا ہے نیز اگر کافر پلٹ کر حملہ آور ہوں تو ان کی آرزو ہوگی کہ اس شہر ہی کو چھوڑ کر دور دیہات میں جا بسیں جہاں آنے جانے والوں سے آپ لوگوں کی خبریں سنا کریں جنگ میں شمولیت تو کجا جنگ آنکھوں سے دیکھنا بھی نہ پڑے اور اگر مجبوراً آپ لوگوں میں پھنس جائیں تو جنگ میں عملاً بہت کم حصہ لیں گے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾

تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی اُمید ہو اور وہ خدا کا ذکر کثرت سے کرتا ہو ﴿۲۱﴾

21. Verily in the messenger of Allah ye have a good example for him who looketh unto Allah and the Last Day, and remembereth Allah much.

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۡ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾

اور جب مومنوں نے (کافروں کے) لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا خدا اور اسکے پیغمبر نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور خدا اور اسکے پیغمبر نے سچ کہا تھا اور اس سے اُن کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہوگئی ﴿۲۲﴾

22. And when the true believers saw the clans, they said: This is that which Allah and His messenger promised us. Allah and His messenger are true. It did but confirm them in their faith and resignation.

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾

مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے خدا سے کیا تھا اسکو سچ کر دکھایا تو ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہوگئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے اپنے قول کو ذرا بھی نہیں بدلا ﴿۲۳﴾

23. Of the believers are men who are true to that which they covenanted with Allah. Some of them have paid their vow by death (in battle), and some of them still are waiting; and they have not altered in the least;

لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾

تاکہ خدا سچوں کو اُن کی سچائی کا بدلہ دے اور منافقوں کو چاہے تو عذاب دے یا (چاہے) تو اُن پر مہربانی کرے۔ بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿۲۴﴾

24. That Allah may reward the true men for their truth, and punish the hypocrites if He will, or relent toward them (if He will). Lo! Allah is Forgiving, Merciful.

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾

اور جو کافر تھے اُن کو خدا نے پھیر دیا وہ اپنے غصے میں (بھرے ہوئے تھے) کچھ بھلائی حاصل نہ کر سکے۔ اور خدا مومنوں کو لڑائی کے بارے میں کافی ہوا اور خدا طاقتور (اور) زبردست ہے ﴿۲۵﴾

25. And Allah repulsed the disbelievers in their wrath; they gained no good. Allah averted their attack from the believers. Allah is Strong, Mighty.

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾

اور اہل کتاب میں سے جنہوں نے اُن کی مدد کی تھی اُن کو اُن کے قلعوں سے اُتار دیا اور اُن کے دلوں میں دہشت ڈال دی۔ تو کتنوں کو تم قتل کر دیتے تھے اور کتنوں کو قید کر لیتے تھے ﴿۲۶﴾

26. And He brought those of the People of the Scripture who supported them down from their strongholds, and cast panic into their hearts. Some ye slew, and ye made captive some.

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾ ع ۳/۱۹

اور اُنکی زمین اور اُنکے گھروں اور اُن کے مال کا اور اس زمین کا جس میں تم نے پاؤں بھی نہیں رکھا تھا تم کو وارث بنا دیا اور خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ﴿۲۷﴾

27. And He caused you to inherit their land and their houses and their wealth, and land ye have not trodden. Allah is Able to do all things.

اسرار و معارف

اے ایمان والو تمہارے لیے زندگی کا بہترین نمونہ خود رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ ستودہ صفات میں ہے کہ آپ ﷺ نے کفر کا اور طاغوتی طاقتوں کا مقابلہ کس جرأت اور بلند ہمتی سے کیا مگر یہ ان لوگوں کو

کثرتِ ذکر

نصیب ہوگا جو آخرت کے لیے جیتے ہیں اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں یعنی کثرتِ ذکر کے فوائد میں یہ بھی ہے کہ جذبہ جہاد اور شوقِ شہادت نصیب ہوتا ہے اور آپ ﷺ کا اتباع نصیب ہوتا ہے۔ دنیا کی زندگی کا مقصد آخرت کی کامیابی قرار پاتا ہے۔

صحابہ کرامؓ کے وجود تک ذاکر تھے تو اُن کا طرزِ عمل کیا تھا

صحابہ کرامؓ جن کے مبارک وجود تک ذاکر تھے انہوں نے جب کفار کے لشکروں کی یلغار دیکھی تو ان کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہ آئی بلکہ انہوں نے تو کہا کہ اللہ نے اور اللہ کے رسول نے اسی دن کا وعدہ کیا تھا آپ ﷺ کی پیشگوئی دربارہ کفار سچ ہے اور اللہ کا ارشاد بھی سچ ہے آئندہ بھی جو آپ نے فرمایا وہی حق ہے کہ ان پر مسلمانوں کو فتح ہوگی اور ان مشکل گھڑیوں نے ان کے ایمان اور جذبۂ تسلیم و رضا میں اور بھی بہت سی زیادتی کر دی اور ان کے ایمان مزید مضبوط تر ہو گئے ان ہی ایمان والوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا کہ منہ نہ موڑیں گے سچ کر دکھایا اور انہی میں سے کچھ تو شہید ہو کر آپ ﷺ سے وفا کا قرض چکا گئے اور جو زندہ ہیں وہ جان نچھاور کرنے کی آرزو میں گھڑیاں گنا کرتے ہیں یہ ثابت قدم رہے اور ان کے قول اور عمل میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ یہ حق و باطل کے معرکے صادقین کھرے اور سچے لوگوں کو ان کی سچائی کا انعام دلانے کا سبب بنتے ہیں اور اگر اللہ عذاب کرنا چاہے تو منافقین کے لیے عذاب کا باعث بن جاتے ہیں یا کسی کو توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں کہ اللہ بہت بڑے بخشنے والے اور رحم کرنے والے ہیں اور کافروں کے لشکر اپنے غیظ و غضب کی آگ کو اپنے سینوں میں لے کر واپس بھاگے اور انہیں ذرہ برابر کامیابی ہاتھ نہ آئی نہ صرف یہ بلکہ مسلمانوں کو لڑنا ہی نہ پڑا اور ان کی جانب سے کفار کو اللہ ہی کافی ہو رہا یعنی فرشتوں اور سرد طوفان نے ہی بھگا دیا مسلمانوں

نے تو معمولی جھڑپوں ہی میں حصہ لیا کہ اللہ بہت طاقتور اور غالب ہے کفار بھاگ گئے تو یہود بنو قریضہ بھی لشکرِ اسلام سے لڑ نہ سکے بلکہ مرعوب ہو کر اپنے قلعوں اور مورچوں سے باہر آکر ہتھیار ڈال دیئے چنانچہ حکم شرعی کے مطابق تم لوگوں نے بہت سوں کو قتل کر دیا اور بہت سوں کو قیدی بنا لیا اور یہاں بس نہیں ہو جائے گی بلکہ اللہ نے تو امت مسلمہ کو ان ممالک اور آبادیوں کا فاتح بنا دیا ہے جہاں کبھی تم لوگوں کے قدم نہیں پہنچے مگر اللہ کے علم میں ہے کہ تم ان دور دراز ممالک کو فتح کر کے اسلام کے جھنڈے گاڑو گے یہ اس نے کمالِ اطاعتِ رسول کا انعام بخشا ہے اور وہ ہر شے پہ قادر ہے جو چاہے کر سکتا ہے اس میں صحابہ کرامؓ کی فتوحات کی بشارت موجود ہے جو ان کے کامل خلوص کے ساتھ اتباعِ نبوی کی دلیل ہے۔

بشارت

پارہ ۲۱ کی باقی آیات اور پارہ ۲۲ کا پہلا رکوع

رکوع نمبر ۴ آیات ۲۸ تا ۳۴ وَمَنْ يَّقْنُتْ ۲۲/۱

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾	اے پیغمبر اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت و آرائش کی خواستگار ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دوں اور اچھی طرح سے رخصت کر دوں ﴿۲۸﴾	28. O Prophet! Say unto thy wives: If ye desire the world's life and its adornment, come! I will content you and will release you with a fair release.
وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾	اور اگر تم خدا اور اُسکے پیغمبر اور عاقبت کے گھر (یعنی بہشت) کی طلبگار ہو تو تم میں جو نیکوکاری کرنے والی ہیں اُن کے لئے خدا نے اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے ﴿۲۹﴾	29. But if ye desire Allah and His messenger and the abode of the Hereafter, then lo! Allah hath prepared for the good among you an immense reward.
يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾	اے پیغمبر کی بیویو تم میں سے جو کوئی صریح ناشائستہ حرکت کریگی۔ اس کو دونی سزا دی جائے گی۔ اور یہ بات، خدا کو آسان ہے ﴿۳۰﴾	30. O ye wives of the Prophet! Whosoever of you committeth manifest lewdness, the punishment for her will be doubled, and that is easy for Allah.
وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾	اور جو تم میں سے خدا اور اُس کے رسُول کی فرمانبردار رہے گی اور عمل نیک کرے گی۔ اس کو ہم دُونا ثواب دیں گے اور اس کے لئے ہم نے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے ﴿۳۱﴾	31. And whosoever of you is submissive unto Allah and His messenger and doth right, We shall give her reward twice over, and We have prepared for her a rich provision.

الجزء الثاني والعشرون ۲۲

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ
اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ
فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ
قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٣٢﴾

اے پیغمبر کی بیویو تم اَور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم
پرہیزگار رہنا چاہتی ہو تو کسی اجنبی شخص سے نرم نرم
باتیں نہ کیا کرو تاکہ وہ شخص جسکے دل میں کسی طرح کا مرض ہے کوئی
امید نہ پیدا کرلے اور اُنہیں دستور کے مطابق بات کیا کرو ﴿٣٢﴾

32. O ye wives of the Prophet! Ye are not like any other women. If ye keep your duty (to Allah), then be not soft of speech, lest he in whose heart is a disease aspire (to you), but utter customary speech.

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ
الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ
اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ
اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿٣٣﴾

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح پہلے جاہلیت کے
دنوں میں اظہار تجمل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ اور نماز پڑھتی رہو
اور زکوٰۃ دیتی رہو اور خدا اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کرتی رہو۔
اے پیغمبر کے اہلِ بیت خدا چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی (کا میل کچیل)
دُور کردے اور تمہیں بالکل پاک صاف کردے ﴿٣٣﴾

33. And stay in your houses. Bedizen not yourselves with the bedizenment of the Time of Ignorance. Be regular in prayer, and pay the poor-due, and obey Allah and His messenger. Allah's wish is but to remove uncleanness far from you, O Folk of the Household, and cleanse you with a thorough cleansing.

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ
اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا
خَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ ع

اور تمہارے گھروں میں جو خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں
اور حکمت (کی باتیں) سُنائی جاتی ہیں، اُن کو یاد رکھو۔
بے شک خدا باریک بیں اور باخبر ہے ﴿٣٤﴾

34. And bear in mind that which is recited in your houses of the revelations of Allah and wisdom. Lo! Allah is Subtile, Aware.

اسرار و معارف

جب یہ فتوحات حاصل ہوئیں تو مالِ غنیمت بھی ملا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے معاشی حالات بھی کافی حد تک سدھر گئے مگر کاشانۂ نبوی پر وہی حال تھا کہ کبھی کبھی ایک دن دونوں وقت کا کھانا پیٹ بھر کر میسر نہ ہوتا تھا اور مہینوں چولہا نہ جلا کرتا تھا ازواجِ مطہرات نے باہمی مشورہ کر کے عرض کیا کہ اب تو اللہ نے فراخی بخشی ہے تو ساری غنیمت صحابہؓ میں نہ بٹ جائے بلکہ ہمیں بھی کچھ آسانی اور فراخی عطا ہو اور گھر کے لیے کچھ نہ کچھ عطا ہوا کرے کہ یہ عسرت اور تنگدستی نہ رہے مگر یہ بات اپنی ذات اور اپنے گھر کے لیے آپؐ کو پسند نہ آئی اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور ازواجِ مطہرات کو اختیار دیا گیا کہ وہ موجودہ تنگی و عسرت کی حالت میں بھی آپ کا ساتھ نباہنا چاہتی ہیں یا الگ ہونا چاہیں تو بھی اختیار ہے۔ یہاں سے علماء نے ثابت فرمایا

طلاق کا اختیار

ہے کہ عورت کو طلاق کا اختیار دیا جا سکتا ہے کہ اگر نہ رہنا چاہے تو خود پر طلاق جاری کر لے اور یا پھر اختیار مرد کے پاس رہے اگر عورت مطالبہ کرے تو طلاق دے کر فارغ کر دے دونوں صورتیں جائز ہیں۔ تو ارشاد ہوتا ہے:

اے نبی اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے کہ اگر انہیں دنیا کی آسودگی اور مال و دولت چاہیے تو دنیا اس گھر میں آنے سے رہی ہاں تمہیں مال و دولت دے کر بہت مناسب طریقے سے الگ کر کے رخصت کر دیا جائے یعنی طلاق لے کر الگ ہو جاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے کہ آپ ﷺ نے سب سے پہلے مجھے فرمایا کہ میں ایک بات کہنے چلا ہوں مگر جواب دینے سے پہلے والدین سے مشورہ کر لینا تو یہ آیت سنائی فرماتی ہیں میں نے عرض کیا بھلا اس میں کیسا مشورہ میں تو اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کرتی ہوں اور پھر باقی سب کو سنائی گئی تو سب نے یہی جواب دیا آپ ﷺ کو حضرت عائشہ رض سے محبت تھی اور جانتے تھے کہ والدین سے مشورہ کریں گی تو وہ کبھی الگ ہونے کو نہ کہیں گے۔ اور اگر تم اللہ کو اس کے رسول ﷺ کو اور آخرت کی زندگی میں بلندیٔ درجات کو اختیار کرتی ہو تو یہ بہت اعلیٰ نیکی ہے اور یہ نیکی اپنانے والیوں کو بہت ہی بڑا اجر عطا ہو گا اور اے ازواجِ نبی اگر تم ہی غلط کام کرنے لگو تو یہ نہ سمجھا جائے

مُقرّبین کی خطا پر زیادہ سزا مرتّب ہوتی ہے

کہ مقرب بندہ کو گناہ کی اجازت ہے بلکہ تم لوگوں کو دوگُنا سزا دی جائے گی یا تمہاری خطا کو دوگُنا کر دیا جائے گا اور اللہ کو ایسا کرنا کچھ مشکل نہیں۔

یہاں سے بائیسواں پارہ شروع ہوتا ہے

اور تم میں سے جو کوئی اللہ کی اطاعت اور اللہ کے رسول کا اتباع اختیار کرے گا اور عمل صالح اپنائے گا تو اس کی نیکیاں بھی دوگنی کر دی جائیں گی اور اس کو روزی بھی نہایت عزت و وقار سے نصیب

ازواج النّبی دُنیا کی خواتین سے افضل ہیں

ہوگی دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اے نبی کی بیویو تم دنیا کی سب عورتوں سے فضیلت رکھتی ہو کہ اور کوئی خاتون اس پہلو سے تمہاری مثل نہیں اس لیے تمہیں لازم ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور کبھی بھی دب کر یا ایسی نرم گفتگو نہ کرو کہ جس کے دل میں مرض ہے یا منافق آپ لوگوں کو دھوکہ دینے کی

عورت کی آواز

طمع کرے اور ہمیشہ اچھی بات نہایت بہتر طریقے سے کیا کرو اور عورت کی آواز کا پردہ تو نہیں مگر ایسی صورت میں کہ کسی کو اس کی طرف گناہ کی رغبت ہو جائز نہیں

حتیٰ کہ نماز میں اگر عورت کو پتہ چلے کہ امام بھول رہا ہے تو بول کر لقمہ نہ دے بلکہ ہاتھ کی پشت پر ہاتھ مار کر مطلع کرے چہ جائیکہ آج ایک طبقہ طبلے اور سارنگی پر چلا گیا تو دوسری ٹی وی پر نعت سنانے لگیں اور سب سے الگ ایک طبقہ حکومت اور سلطنت کی امامتِ کبریٰ پر قابض ہو گیا۔ یا للعجب۔ اور گھروں میں بیٹھیے

جاہلیت کا زمانہ اور پردہ

زمانہ جاہلیت کی طرح بے پردہ اور بلاضرورت نمائش کے لیے نہ پھرا کیجیے۔ آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے کے دور کو عہدِ جاہلیت کہا گیا ہے کہ اسلام کی آمد جہالت کے خلاف تھی اور اس زمانے میں عورتیں اچھے لباس اور زیورات پہن کر پھرا کرتی تھیں جس سے امارت اور شان و شوکت کا اظہار مقصود ہوتا تھا اسلام نے اس سب کام سے روک دیا اور ازواج النبی صلعم کو حکم دے کر یہ ثابت کر دیا کہ کسی بھی مسلمان خاتون کے لیے بلاضرورت گھر سے نکلنا جائز نہیں ہاں ضرورت سے منع نہیں فرمایا مگر اس میں بھی برج یعنی شان و شوکت کا اظہار اور زیورات و لباس کی نمائش نہ ہو بلکہ شرعی پردہ کر کے نکلے۔ اور گھر میں عبادات ادا کرے بدنی بھی مالی بھی اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں کمربستہ رہے اور حکم آپ کو اس لیے دیا جا رہا ہے کہ اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر طرح کی چھوٹی سے چھوٹی خطا بھی دور کر دے اور تمہیں پاک صاف کر دے یہ

طہارت تشریعی اور تکوینی

پاک صاف کرنا شرعی اعتبار سے ہے جو صحابہ اور اہل اللہ کو نصیب ہوتی ہے کہ اللہ ان کی حفاظت فرما کر گناہ سے محفوظ رکھتا ہے یہ تکوینی نہیں ہوتی کہ جیسے نبی تکوینی طور پر معصوم ہوتا ہے۔ یہ صرف خاصۂ نبوت ہے اور کسی کو معصوم ماننا یا نبی ماننا برابر ہے۔ شیعہ کا یہاں سے آئمہ کے معصوم ہونے کا استدلال باطل ہے حق بات تو یہ ہے کہ یہ آیات ازواج مطہرات رض کے حق میں نازل ہوئیں اور آپ ﷺ نے حضرت علی رض، فاطمہ رض اور حسنین کریمین کو اس

اہلِ بیت رض

میں شامل کرنے کی دعا کی آپ ﷺ کی باقی تین بیٹیاں اس کے نزول سے قبل فوت ہو چکی تھیں ورنہ اہلِ بیت کا اطلاق ہی ان افرادِ خانہ پہ ہوتا ہے جن کا نان و نفقہ صاحبِ خانہ کے ذمہ ہو۔ اور اسی طرح قرن فی بیوتکن سے مراد حضرت عائشہ رض پر اعتراض کہ آپ حج پر کیوں تشریف لے گئیں یا بصرہ کیوں گئیں درست نہیں کہ وہاں محض اظہارِ شوکت کے لیے باہر پھرنے سے منع فرمایا ہے

حج سے نہیں اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بھی دوسری ازواجِ مطہرات نے حج ادا فرمائے نیز آپ کے ساتھ آپ کے محرم بھی تھے اور آہنی ہودج میں پردہ میں سفر فرمایا۔ اسی طرح آپ کو مکہ مکرمہ میں شہادت عثمان اور مدینہ پر روافض کے قبضہ اور مسلمانوں کی بے بسی حضرت علیؓ کی مجبوری کی خبر ہوئی تو بصرہ تشریف لے گئیں جہاں اسلامی قوت تھی اور افواج جمع تھیں حضرت علی کو روافض نے چلنے پہ مجبور کر دیا ورنہ بصرہ جانے سے روکنے والوں میں خود حضرت حسن اور حسین بھی تھے بصرہ میں سرے سے جنگ نہیں ہوئی بلکہ باتیں ہوئیں اور طے پا گیا کہ سب قوت یکجا کر کے قاتلانِ عثمان سے قصاص لیا جائے جس پر تیسرے روز علی الصبح روافض نے اچانک حملہ کر دیا اور یوں بے خبری میں دونوں طرف کے لوگوں کو لڑا دیا بات صاف ہونے تک بہت سے لوگ شہید ہو چکے تھے اور روافض کا ایک گروہ الگ ہو کر خارجی کہلایا جو بعد میں بھی حضرت علیؓ سے لڑا۔ اور لڑائی کے وقت حضرت عائشہ سرے سے ہودج میں موجود نہ تھیں اگر یہ جنگ تھی تو غنیمت کس نے لی اور جنگی قیدی کون بنے یا مفتوحین کا کیا فیصلہ کیا گیا؟ یہ سب کچھ روافض کی سازش تھی اور حضرت علیؓ کا یہ کارنامہ کہ اس دور میں روافض کی سازشوں کا مقابلہ کر کے امت مسلمہ کو خانہ جنگی سے بچا لیا بہت بڑا کارنامہ ہے رہے روافض تو یہ ہمیشہ سے امتِ مسلمہ کے دشمن جھوٹے اور چالباز ہیں ان کے دلائل میں بھی جھوٹ اور بوداپن موجود ہوتا ہے ان کی روایات پہ توجہ ہی نہ کی جانی چاہیے۔

اور اے ازواج النبی اللہ کی آیات کو یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں جن کے نزول کے مقام تمہارے کاشانے ہیں اور جن میں حقیقی حکمت و دانائی موجود ہے اس لیے اللہ اس باریک ترین خیال سے بھی واقف ہیں جو لمحہ بھر کے لیے دور کہیں دل کی گہرائی میں گزر جاتا ہے اور اللہ ہر چیز سے باخبر ہیں۔

رکوع نمبر ۵ آیات ۳۵ تا ۴۰

وَمَنْ يَّقْنُتْ ۲۲/۲

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِينَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِينَ
وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِينَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِينَ

(جو لوگ خدا کے آگے سر اطاعت خم کرنے والے ہیں یعنی) مسلمان مرد اور
مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں
اور راست باز مرد اور راست باز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور فروتنی

35. Lo! men who surrender unto Allah, and women who surrender, and men who believe and women who believe, and men who obey and women who obey, and men who speak the truth and women who speak the truth, and men who persevere (in righteousness) and

women who persevere, and men who are humble and women who are humble, and men who give alms and women who give alms, and men who fast and women who fast, and men who guard their modesty and women who guard (their modesty), and men who remember Allah much and women who remember—Allah hath prepared for them forgiveness and a vast reward.

36. And it becometh not a believing man or a believing woman, when Allah and His messenger have decided an affair (for them), that they should (after that) claim any say in their affair; and whoso is rebellious to Allah and His messenger, he verily goeth astray in error manifest.

37. And when thou saidst unto him on whom Allah hath conferred favour and thou hast conferred favour: Keep thy wife to thyself, and fear Allah. And thou didst hide in thy mind that which Allah was to bring to light, and thou didst fear mankind whereas Allah had a better right that thou shouldst fear Him: So when Zeyd had performed the necessary formality (of divorce) from her, We gave her unto thee in marriage, so that (henceforth) there may be no sin for believers in respect of wives of their adopted sons, when the latter have performed the necessary formality (of release) from them. The commandment of Allah must be fulfilled.

38. There is no reproach for the Prophet in that which Allah maketh his due. That was Allah's way with those who passed away of old—and the commandment of Allah is certain destiny—

39. Who delivered the messages of Allah and feared Him, and feared none save Allah. Allah keepeth good account.

40. Muhammad is not the father of any man among you, but he is the messenger of Allah and the Seal of the Prophets; and Allah is Aware of all things.

وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَ
الصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ
وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٣٥﴾
وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ
مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾
وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ
وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ
مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ
اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا
زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا
مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ
مَفْعُوْلًا ﴿٣٧﴾
مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ
اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ
قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ﴿٣٨﴾
الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ
وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى
بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿٣٩﴾
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٤٠﴾

کرنے والے مرد اور فروتنی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں
اور روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے
مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور خدا کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی
عورتیں کچھ شک نہیں کہ ان کے لئے خدا نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے ﴿٣٥﴾
اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب
خدا اور اس کا رسول کوئی امر مقرر کردیں تو وہ اس کام میں
اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں۔ اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول کی
نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہوگیا ﴿٣٦﴾
اور جب تم اس شخص سے جس پر خدا نے احسان کیا اور تم
نے بھی احسان کیا (یہ) کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس
رہنے دے اور خدا سے ڈر اور تم اپنے دل میں وہ بات پوشیدہ کرتے
تھے جس کو خدا ظاہر کرنے والا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ
خدا ہی اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو۔ پھر جب زید نے
اس سے (کوئی) حاجت (متعلق) نہ رکھی (یعنی اس کو طلاق دیدی) تو ہم نے
تم سے اس کا نکاح کردیا تاکہ مومنوں کے لئے ان کے منہ بولے بیٹوں کی
بیویوں (کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے) میں جب وہ ان سے (اپنی) حاجت (متعلق) نہ رکھیں
(یعنی طلاق دیدیں) کچھ تنگی نہ رہے۔ اور خدا کا حکم واقع ہو کر رہنے والا تھا ﴿٣٧﴾
پیغمبر پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو خدا نے ان کے لئے
مقرر کردیا۔ اور جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان میں بھی
خدا کا یہی دستور رہا ہے۔ اور خدا کا حکم ٹھہر چکا تھا ﴿٣٨﴾
اور جو خدا کے پیغام (جوں کے توں) پہنچاتے اور
اس سے ڈرتے اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔
اور خدا ہی حساب کرنے کو کافی ہے ﴿٣٩﴾
محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ خدا
کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کردینے
والے) ہیں۔ اور خدا ہر چیز سے واقف ہے ﴿٤٠﴾

اسرار و معارف

چنانچہ یہ بات جان لی جائے کہ قبولِ اسلام اور اتباعِ شریعت بھی ایک کھیتی ہے جیسے زمین تیار کرنا بیج ڈالنا حفاظت کرنا اور پھر اس کے نتیجے میں اللہ کی رحمت سے پھل حاصل کرنا ہوتا ہے بیشک اسلام قبول کرنے والے مرد ہوں یا خواتین انہیں قبولِ اسلام سے یقین کی دولت نصیب ہوتی ہے اور دولتِ ایمان و

مرد اور عورت اپنی اپنی حیثیت کے مطابق عبادت کے برابر مکلّف ہیں اور دونوں کا حساب ہوگا اجر پائیں گے

یقین سے بہرہ ور مردوں اور خواتین کو عبادت و اطاعت کی توفیق ارزاں ہوتی ہے عبادتِ الٰہی بندے کو سچا اور کھرا بناتی ہے سچے اور کھرے مرد اور خواتین کو نیکی پر استقامت گناہوں سے بچاؤ اور تکالیف و مشکلات جو اس میں پیش آئیں ان پر صبر کرنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے اور یوں انہیں خشیتِ الٰہی یعنی خلوصِ قلب سے اللہ کی عظمت سے لرزاں و ترساں بھی رہنا اور اس کی عبادت پہ کاربند، اطاعت کرتے رہنا اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی خواتین یعنی ان لوگوں کو فرشتوں جیسے اوصاف اپنانے کی توفیق عطا ہو جاتی ہے اور یوں انسانیت کے بہت بڑے فتنے اور شہواتِ نفس کا مقابلہ کرنے کی طاقت عطا ہوتی ہے لہٰذا ارشاد ہُوا اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنیوالے

ذکر اللہ

مرد اور خواتین اور یوں اس ساری کھیتی کا پھل اور حاصل سمیٹنے والے مرد اور خواتین کہ کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے حضرات و خواتین ایسے خوش نصیب ہیں کہ ان کے لیے اللہ کی بخشش ہے اور اجرِ عظیم ہے ذکر تمام عبادات کا حاصل بھی ہے اور حاصل اور پھل ہی بیج بھی ہوتا ہے اسی لیے قرآنِ حکیم نے ذکر کا حکم کثرت سے اور زبانی عمل کے ساتھ خصوصاً خفی اور قلبی کا حکم دیا ہے اگر کسی کو ذکرِ قلبی نصیب ہو جائے تو علی الترتیب یہ کمالات نصیب ہوتے چلے جاتے ہیں اور یوں وہ اللہ کی بخشش کا مستحق قرار پاتا ہے جیسے اصل مغفرت تو ایسے ہی لوگوں کے لیے ہو اور باقی لوگ ان کے طفیل بخشے جائیں۔ بندہ نے

اللہ کی توفیق سے اس موضوع سے الگ کافی کچھ لکھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ ان کتب سے دیکھا جا سکتا ہے یہ عرض کر دیا جائے کہ ذکر پر اجرِ عظیم کا وعدہ ربانی موجود ہے۔

کمالِ ایمان یہ ہے تمام مجاہدات اور اذکار کا حاصل کہ اللہ اور اس کا رسول جس کام کا حکم دیں اسے کرنے میں تامل نہ ہو اور حق بھی یہ ہے کہ جب اللہ اور رسول کا حکم ہو تو کسی ایماندار کے لیے کوئی دوسرا راستہ نہیں رہ جاتا کہ اگر کوئی اللہ یا اس کے رسول کی نافرمانی کا مرتکب ہوا تو وہ بالکل ہی گمراہ ہو گیا۔ قرآن حکیم نے یہاں اللہ کی مثالی اطاعت کا مظہر رسول اللہ ﷺ کو اور رسول اللہ کی اطاعت کی مثال آپ کے پھوپھی زاد عبداللہ بن جحش اور ان کی ہمشیرہ زینب کے عمل کو قرار دیا۔

حضرتِ زید کا واقعہ

حضرتِ زید بن حارثہ کسی کے غلام تھے آپ ﷺ نے قبلِ بعثت انہیں عکاظ کے بازار سے خریدا تھا اور کمسن تھے آپ نے آزاد کر کے انہیں اپنا متبنیٰ بنا لیا اور اہلِ مکہ انہیں زید بن محمد کے نام سے پکارتے تھے جب آپ جوان ہوتے تو حضور اکرم ﷺ نے اپنی پھوپھی زاد حضرت زینب کا رشتہ طلب فرمایا جس پر ایک رئیس زادی یعنی قریش کے اعلیٰ خاندان کی بیٹی اور اس کا بھائی ششدر رہ گئے کہ حضرتِ زیدؓ بہر حال آزاد کردہ غلام تھے تب یہ آیات نازل ہوئیں کہ جو رسول اللہ فرما دیں وہ اللہ کا فرمان ہے اور ایماندار کو قبول کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ لہٰذا انہوں نے سرِ تسلیم خم کر دیا۔

نکاح میں کفو کا مسئلہ

نکاح میں کفو کا حکم اس غرض سے نہیں کہ اعلیٰ خاندان کا غریب سے نکاح نہیں ہو سکتا یا اعلیٰ خاندان کا فرد اور طرح کا انسان ہے اور غریب اور طرح کا بلکہ محض خاندان کے انتظامی معاملات کو درست رکھنے کے لیے کہ ہر سطح کے لوگوں کا سوچنے کا انداز مختلف ہوتا ہے اور اگر ایک سطح یا کفو کے لوگوں میں نکاح ہو تو نباہ میں آسانی رہے اور بس۔

حق مہر

اس نکاح میں مہر رسول اللہ ﷺ نے تقریباً چار تولہ سونا اٹھارہ تولہ چاندی ایک بار برداری کا جانور زنانہ جوڑا پچیس سیر آٹا اور پانچ سیر کھجور دیا تھا جو اس بات کی برحق دلیل ہے کہ مہر حسبِ حیثیت دیا جانا چاہیے کہ خاندان میں شامل ہونے والی خاتون خاندان کی ملکیت میں حصہ دار ہو کر خاندان کا فرد بن سکے۔

نکاح ہو جانے کے بعد ان میں نباہ نہ ہو سکا اور حضرت زیدؓ نے ارادہ کر لیا کہ طلاق دے دی جائے تو آکر حضورؐ سے اس کی اجازت چاہی۔ دوسری طرف کفر کی رسم تھی کہ متبنّٰی حقیقی اولاد کی طرح حقوق پاتا وراثت حاصل کرتا اور اصلی بیٹے والی حرمت بھی۔ چنانچہ حقیقی اولاد کے محارم سے وہ بھی نکاح نہ کر سکتا تھا ایسے ہی اس کی بیوہ یا مطلقہ کو بیوہ یا مطلقہ بہو شمار کیا جاتا۔ اسلام نے یہ رسم ختم کر دی اور انہیں ان کے باپوں کے نام سے پکارنے کا حکم دیا حقیقی اولاد کے حقوق سے بھی منع فرما دیا جس کو واضح کرنے کے لیے حضرت زینبؓ کو حضرت زیدؓ کے نکاح میں دیا لیکن پھر ان سے نکاح کرنے کا حکم آپ کو دے دیا کہ حضرتِ زید طلاق دیں گے تو آپ نکاح کیجیے مگر یہ اتنا بڑا طعنہ تھا کہ اسے برداشت کرنا صرف آپ ﷺ کا حوصلہ تھا ممکن ہے کوئی دوسرا ایسا کر ہی نہ سکتا لہذا آپ ہی کو حکم دیا گیا اور آپ نے کشفاً پہلے سے جان لیا تھا مگر

تکوینی طور پر کسی کام کا علم شرعی حکم اور کوشش کو متاثر نہیں کرتا

تکوینی طور پر کسی فیصلے کا علم بھی ہو تو شرعی احکام پر عمل کرنا ضروری ہے چنانچہ آپ نے سب کچھ جاننے کے باوجود حضرتِ زیدؓ جس پر آپ نے بھی اور اللہ نے بھی احسان فرمایا یہ مشورہ دیا کہ اپنی بیوی سے نباہ کرنے کی کوشش کریں اور ارشاد ہوتا ہے جس بات کا آپ کو علم تھا کہ ایسا ہو گا اسے آپ نے فی الحال ظاہر نہ فرمایا مگر اللہ اسے ظاہر کرنا چاہتا ہے اور اس میں لوگوں کے طعنوں کا بہت اندیشہ تھا لہذا آپ پر طبعی گرانی تو ضرور ہونا چاہیے تھی مگر اللہ کا رسول حقیقی طور پر تو صرف اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور اسی کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ جب زیدؓ نے طلاق دیدی

حضرت زینبؓ کا نکاح آپؐ سے اللہ جل جلالہ نے کر دیا

تو ہم نے بعدِ عدت حضرت زینبؓ کا نکاح آپ سے کر دیا تاکہ یہ حکم واضح ہو جائے۔ اور مسلمان اس کفریہ رسم سے الگ ہو کر منہ بولے بیٹوں کی بیواؤں یا مطلقہ بیویوں سے نکاح کر سکیں کہ جب یہ حق نہ رہا تو حقیقی اولاد والے سارے حق ختم ہو جائیں گے یہاں علماء کا ارشاد ہے کہ آپ ﷺ کا یہ نکاح اللہ نے کر دیا تھا کہ حضرتِ زینبؓ نے شرعی حکم پر عمل کے لیے قربانی دی تو اللہ نے انہیں خصوصی اعزاز بخشا کہ ان کا نکاح خود کر دیا اور اس عمل میں انبیاء علیہم السلام کا یہی عمل رہا ہے کہ اللہ نے جس کام

شریعت پر عمل کرنے میں طعنے سہنا پڑتے ہیں

کا حکم دیا، کر گزرے اور معاشرے کی طعن و تشنیع
کی کبھی پرواہ نہ کی یہی عمل آپ ﷺ نے

کیا لہٰذا کسی کے طعن کی کوئی حیثیت نہیں کہ اللہ جو بات کرنے کا فیصلہ فرما لیتے ہیں وہ ہو کر رہتی ہے اور جن لوگوں کو اپنی رسالت کے لیے چن لیتے ہیں وہ صرف اللہ کی پسند کا خیال رکھتے ہیں اور لوگوں کی باتوں کی پرواہ نہیں کرتے چنانچہ اہل اللہ کو بھی اس مشقت کے لیے تیار رہنا چاہیے ایسا ضرور ہوتا ہے لیکن لوگ محض باتیں کر سکتے ہیں ہر کام کا محاسبہ تو اللہ کریں گے۔

اور حضرت محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے نسبی والد نہیں ہیں کہ ایسے احکام ان پر جاری ہوں بلکہ انہیں اللہ کا حکم ماننا ہے جس کے وہ رسول ہیں اور تمام سلسلہ نبوت کو مکمل کرنے والے آخری نبی اور رسول ہیں ایسا بھی نہیں کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی آکر اس بات کی اصلاح کر دے گا جو آپ سے نہ ہو سکی بلکہ آپ پوری انسانیت کے لیے تمام ضوابط فرائض سے مستحبات تک حکومت و ریاست سے ایک عام آدمی تک سیاست، معیشت، اخلاقیات، عبادات و ایمانیات تمام پہلوؤں پہ مکمل راہنمائی عطا کریں گے اور وہ رہتی دنیا تک قائم رہے گی کوئی نیا نبی نہ آئے گا ان سب باتوں کی حقیقت سے اللہ کریم خوب واقف ہیں یہاں بغیر تفصیل ہیں گئے یہ ثابت ہے کہ قادیانی بھی کذّاب تھا اور جو لوگ اسلام کو آج کی ضرورت کے مطابق نہیں مانتے وہ بھی کذّاب ہیں۔

رکوع نمبر ۶ آیات ۴۱ تا ۵۲

وَمَنْ يَّقْنُتْ ۲۲ / ۳

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾
وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾
هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾

اے اہل ایمان خدا کا بہت ذکر کیا کرو ﴿۴۱﴾
اور صبح اور شام اُس کی پاکی بیان کرتے رہو ﴿۴۲﴾
وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اسکے فرشتے بھی تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے۔ اور خدا مومنوں پر مہربان ہے ﴿۴۳﴾

41. O ye who believe! Remember Allah with much remembrance.
42. And glorify Him early and late.
43. He it is Who blesseth you, and His angels (bless you), that He may bring you forth from darkness unto light; and He is Merciful to the believers.

44. Their salutation on the day when they shall meet Him will be : Peace! And He hath prepared for them a goodly recompense.

جس روز وہ اُن سے ملیں گے اُن کا تحفہ (خدا کی طرف سے) سلام ہوگا اور اُس نے اُن کیلئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے (۴۴)

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَٰمٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا (۴۴)

45. O Prophet! Lo! We have sent thee as a witness and a bringer of good tidings and a warner.

اے پیغمبر ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے (۴۵)

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ شَٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا (۴۵)

46. And as a summoner unto Allah by His permission, and as a lamp that giveth light.

اور خدا کی طرف بلانے والا اور چراغ روشن (۴۶)

وَدَاعِيًا إِلَى ٱللَّهِ بِإِذْنِهِۦ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا (۴۶)

47. And announce unto the believers the good tidings that they will have great bounty from Allah.

اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو کہ اُن کیلئے خدا کی طرف سے بڑا فضل ہے (۴۷)

وَبَشِّرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا (۴۷)

48. And incline not to the disbelievers and the hypocrites. Disregard their noxious talk, and put thy trust in Allah. Allah is sufficient as Trustee.

اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ ماننا اور نہ اُن کے تکلیف دینے پر نظر کرنا اور خدا پر بھروسہ رکھنا اور خدا ہی کارساز کافی ہے (۴۸)

وَلَا تُطِعِ ٱلْكَٰفِرِينَ وَٱلْمُنَٰفِقِينَ وَدَعْ أَذَىٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا (۴۸)

49. O ye who believe! If ye wed believing women and divorce them before ye have touched them, then there is no period that ye should reckon. But content them and release them handsomely.

مومنو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرکے اُن کو ہاتھ لگانے (یعنی اُن کے پاس جانے) سے پہلے طلاق دے دو تو تم کو کچھ اختیار نہیں کہ اُن سے عدت پوری کراؤ۔ اُن کو کچھ فائدہ (یعنی خرچ) دے کر اچھی طرح سے رخصت کر دو (۴۹)

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا نَكَحْتُمُ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ۖ فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا (۴۹)

50. O Prophet! Lo! We have made lawful unto thee thy wives unto whom thou hast paid their dowries, and those whom thy right hand possesseth of those whom Allah hath given thee as spoils of war, and the daughters of thine uncle on the father's side and the daughters of thine aunts on the father's side, and the daughters of thine uncles on the mother's side and the daughters of thine aunts on the mother's side who emigrated with thee, and a believing woman if she give herself unto the Prophet and the Prophet desire to ask her in marriage—a privilege for thee only, not for the (rest of) believers—We are aware of that which We enjoined upon them concerning their wives and those whom their right hands possess—that thou mayst be free from blame, for Allah is Forgiving, Merciful.

اے پیغمبر ہم نے تمہارے لئے تمہاری بیویاں جن کو تم نے اُن کے مہر دے دیئے ہیں حلال کر دی ہیں اور تمہاری لونڈیاں جو خدا نے تم کو (کفار سے بطور مال غنیمت) دلوائی ہیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تمہارے ماموؤں کی بیٹیاں اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جو تمہارے ساتھ وطن چھوڑ کر آئی ہیں (سب حلال ہیں) اور کوئی مومن عورت اگر اپنے تئیں پیغمبر کو بخش دے (یعنی مہر لینے کے بغیر نکاح میں آنا چاہے) بشرطیکہ پیغمبر بھی اُن سے نکاح کرنا چاہیں (وہ بھی حلال ہے لیکن) یہ اجازت (اے محمد) خاص تم ہی کو ہے سب مسلمانوں کو نہیں۔ ہم نے اُن کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں جو (مہر واجب الادا) مقرر کر دیا ہے ہم کو معلوم ہے (یہ) اسلئے (کیا گیا ہے) کہ تم پر کسی طرح کی تنگی نہ رہے۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے (۵۰)

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ إِنَّآ أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَٰجَكَ ٱلَّٰتِىٓ ءَاتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّٰتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَٰلَٰتِكَ ٱلَّٰتِى هَاجَرْنَ مَعَكَ وَٱمْرَأَةً مُّؤْمِنَةً إِن وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِىِّ إِنْ أَرَادَ ٱلنَّبِىُّ أَن يَسْتَنكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِن دُونِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۗ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِىٓ أَزْوَٰجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا (۵۰)

51. Thou canst defer whom thou wilt of them and receive unto thee whom thou wilt, and whomsoever thou desirest of those whom thou hast set aside (temporarily), it is no sin for thee (to receive her again); that is better; that they may be comforted and not grieve, and may all be pleased with what thou givest them. Allah knoweth what is in your hearts (O men) and Allah is Forgiving, Clement.

(اور تم کو یہ بھی اختیار ہے کہ) جس بیوی کو چاہو علیحدہ رکھو اور جسے چاہو اپنے پاس رکھو۔ اور جس کو تم نے علیحدہ کر دیا ہو اگر اس کو پھر اپنے پاس طلب کر لو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ یہ (اجازت) اسلئے ہے کہ اُن کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غمناک نہ ہوں اور جو کچھ تم اُنکو دو اُسے لیکر سب خوش رہیں۔ اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خدا اُسے جانتا ہے۔ اور خدا جاننے والا اور بردبار ہے (۵۱)

تُرْجِى مَن تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِىٓ إِلَيْكَ مَن تَشَآءُ ۖ وَمَنِ ٱبْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ ءَاتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِى قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا (۵۱)

52. It is not allowed thee to take (other) women henceforth, nor that thou shouldst change them for other wives even though their beauty pleased thee, save those whom thy right hand possesseth— And Allah is Watcher over all things.

(اے پیغمبر) ان کے سوا اور عورتیں تم کو جائز نہیں اور نہ یہ کہ ان بیویوں کو چھوڑ کر اور بیویاں کر لو خواہ ان کا حسن تم کو (کیسا ہی) اچھا لگے مگر وہ جو تمہارے ہاتھ کا مال ہے (یعنی لونڈیوں کے بارے میں تم کو اختیار ہے) اور خدا ہر چیز پر نگاہ رکھتا ہے (۵۲)

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۝۵۲ ع

اسرار و معارف

ذکر اللہ کی تاکید

اے ایمان والو اللہ کا ذکر کثرت سے کرو اور صبح شام علی الدوام کرتے رہا کرو مناسب ہو گا کہ یہاں صاحب معارف القرآن کے مبارک الفاظ نقل کر دیئے جائیں۔

"حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اللہ نے اپنے بندوں پہ ذکر اللہ کے سوا کوئی ایسا فرض عاید نہیں کیا جس کی کوئی خاص حد مقرر نہ ہو نماز پانچ وقت کی اور ہر نماز کی رکعات متعین ہیں۔ حج بھی خاص مقام پر خاص اعمال مقررہ کرنے کا نام ہے زکوٰۃ بھی سال میں ایک ہی مرتبہ فرض ہوئی مگر ذکر اللہ ایسی عبادت ہے کہ نہ اس کی کوئی حد اور تعداد متعین ہے نہ کوئی خاص وقت اور زمانہ مقرر ہے نہ اس کے لیے کوئی خاص ہیئت قیام یا نشست مقرر ہے نہ اس کے لیے طاہر اور باوضو ہونا شرط ہے ہر وقت ہر حال میں ذکر بکثرت کرنے کا حکم ہے سفر ہو یا حضر تندرستی ہو یا بیماری خشکی میں ہو یا دریا میں رات ہو یا دن ہر حال میں ذکر اللہ کا حکم ہے اس لیے اس کے ترک میں انسان کا کوئی عذر مسموع نہیں بجز اس کے کہ عقل و حواس ہی نہ رہیں بے ہوش ہو جاتے اس کے علاوہ دوسری عبادات میں بیماری اور مجبوری کے حالات میں انسان کو معذور قرار دے کر عبادت میں اختصار اور کمی یا معافی کی رخصتیں بھی دی ہیں مگر ذکر اللہ کے لیے اللہ تعالیٰ نے کوئی شرط نہیں رکھی اس لیے اس کے ترک میں کوئی عذر مسموع نہیں" صفحہ ۱۷۳

اس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تم پر مسلسل رحمت فرماتا ہے اور اللہ کے فرشتے تمہارے حق میں مسلسل دعا کرتے ہیں تاکہ تم ظلمت یعنی اللہ کی دوری سے نکل کر نور اور قرب الٰہی میں آ سکو اور اللہ ایمان والوں پہ بہت زیادہ مہربان ہے یعنی اس کی رحمت مسلسل برستی ہے سمیٹنے کے لیے ذکر دوام چاہیے۔ اور جب ایک دوسرے

سے ملیں گے یا اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو سارا عالم پریشان ہو گا مگر ان لوگوں کو خود رب جلیل بھی السلام علیکم فرمائیں گے اور یہ ایک دوسرے کو بھی سلام کہیں گے اور ان کے لیے اللہ نے بہت خوبصورت بدلہ تیار رکھا ہوا ہے یعنی صرف ان کے پہنچنے کی دیر ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف

اے نبی ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے کہ میدانِ حشر میں صرف وہ عمل مقبول ہو گا جس پر آپ گواہ ہوں گے کہ یہ میں نے کرنے کا حکم دیا تھا اور آپ کو وہ وسعت نظر بخشی ہے کہ نیکی کے انجام کی بشارت اور برائی کے نتیجہ کا بھیانک چہرہ آپ دوسروں پہ بیان کریں اور آپ کی شان ہے کہ اللہ کی طرف دعوت دیں یعنی آپ کی سنت کے خلاف اگر دعوت ہو گی تو حق نہ ہو گی کہ یہ آپ ﷺ کا منصب ہے اور آپ کو روشن سورج فرمایا جو روشنی بکھیرتا ہے

سراج منیر

مفسرین کرام کے مطابق جس طرح دنیا کا سارا نظام سورج کی روشنی اور تپش پر قائم ہے اسی طرح باطنی اور قلبی نظام اور عالم آپ کے قلبِ اطہر کی روشنی اور تپش سے قائم ہے اور ہمیشہ قائم رہے گا مومنین کے قلوب آپ کے قلبِ اطہر سے قیامت تک روشنی پاتے رہیں گے تمام انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں مگر آپ ﷺ صرف زندہ ہی نہیں اس وقت بھی اور قیامت تک کے لیے رسول ہیں اور فیضِ رسالت کا سورج روشن بھی ہے اور روشنی بکھیر بھی رہا ہے جو مومنین کے قلوب حاصل کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے تا قیامِ قیامت۔ اور جو جتنی محبتِ قلبی سے سرفراز ہو گا اتنے ہی انوارات پاتا رہے گا۔ آپ مومنین کو جن کے قلوب روشن منور اور ذاکر ہیں یہ خوش خبری دیجیے کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے بہت بڑی اور عظیم وکبیر عزت وعظمت ہے۔ اور کفار کی باتوں کی کچھ پرواہ مت کیجیے۔ جو ایذا وہ پہنچانا چاہتے ہیں گستاخی کر کے پہنچا لینے دیجیے آپ اللہ پر بھروسہ رکھیے اور اللہ بہترین کارساز ووکیل ہے آپ کی طرف سے بھگت لے گا اور جہاں تک نکاح وطلاق کی بات ہے تو یہ زندگی کا حصہ ہے لہٰذا اگر تم لوگوں کو ایسی حالت میں طلاق دینے کی نوبت آئے کہ عورت سے نکاح کے بعد خلوت نہ ہوئی ہو تو ان پر کوئی عدت نہیں۔

عدت

یعنی وہ تین حیض کا عرصہ جو طلاق کے بعد عورت کو خاوند کے گھر گزارنا اور خاوند کو اخراجات برداشت کرنا ہوتے ہیں کہ نسب کی تحقیق رہے یہاں اس کی

ضرورت نہیں بلکہ انہیں کچھ نہ کچھ ضرور دے دو کم از کم وہ لباس جو ضروری استعمال ہوتا ہے کہ احسان رہے یہاں خلوت ثابت نہیں مگر کچھ بطورِ احسان دینے کو متعہ سے تعبیر فرمایا اور روافض نے اسے بدکاری کی اجرت بنا لیا۔ اور اچھے طریقے سے رخصت کر دو کہ طلاق اچھی بات نہیں لیکن اگر بڑے فساد کو مٹانے کے لیے ضروری ہو تو پھر انداز ایسا ہو کہ ایک نیا فساد نہ کھڑا کر دے۔

مُتعہ

اے نبیؐ آپ کے لیے وہ بیویاں حلال ہیں جن کا آپ مہر ادا کر چکے یعنی جو آپ کے نکاح میں موجود ہیں کہ اس وقت آپ کے نکاح میں چار سے زیادہ خواتین تھیں جبکہ عام مومن چار سے زیادہ نہیں رکھ سکتا۔ دوسری خصوصیت کہ جو آپ کی ملکیت اور لونڈیاں ہیں اس میں خصوصیت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ملکیت یا لونڈی پھر کسی دوسرے پہ حلال نہیں۔ یا اللہ نے فرمایا جو فئی ہے (وہ خادم یا لونڈی جو آپ کو کسی نے تحفتہً ارسال کی ہو) وہ بھی خاص آپؐ کے لیے ہے آپؐ کے بعد بھی کسی دوسرے پہ حلال نہ ہوگی۔ اور چچا پھوپھی ماموں یا خالہ زاد وہ خواتین جنہوں نے ہجرت کی ان سے آپ چاہیں تو نکاح فرما سکتے ہیں جو ہجرت نہیں کر سکیں ان سے آپ کو نکاح کرنے کی اجازت نہیں یہ آپؐ کی خصوصیت ہے اور وہ خاتون اُمّت میں سے جو بغیر مہر کے آپ سے نکاح کرنا چاہے تو درست ہے اور کسی کا نکاح بغیر مہر کے نہ ہوگا بلکہ نکاح کرنے پر شرعی مہر واجب ہو جائے گا اور اللہ کو علم ہے جو اس نے سب پہ عورتوں کے معاملہ میں مقرر کر دیا اور جو حکم کنیزوں کے حق میں دیا اور آپ پر بھی کہ آپ کے لیے مشکلات اور تنگی کا باعث نہ بن سکے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے نیز یہ بھی آپ کی خصوصیت ہے کہ جس بیوی کو چاہیں قریب کریں یا کسی کو پیچھے رکھیں عام مومنین کے خلاف کہ ان کے لیے تمام بیویوں میں ہر طرح کے سلوک میں برابری شرط ہے اور یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ آپ جس زوجہ محترمہ پہ کرم فرمائیں اسے دلی مسرت ہو اور وہ اپنا حق نہ سمجھے آپ کا احسان سمجھے اور انہیں کوئی دکھ نہ ہو بلکہ جسے آپ جو عطا کر دیں سب کو خوشی ہو کہ اللہ تو دلوں کے بھید جانتا ہے یعنی اگر یہ سب ان کے حقوق ہوں تو بظاہر خاموش بھی رہیں گی تو دل میں بات آ جائے گی جو فیضِ رسالت سے مانع بن جائے گی۔ لہٰذا اللہ نے آپ کے احسان بتا کر انہیں خوشی کا موقع بھی بخشا اور امتحان سے محفوظ بھی کر دیا کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے اور حلم والا ہے۔

اور اب آپ کی ازواج کو اللہ نے یہ عظمت بخشی ہے کہ آپ ان کو طلاق دے کر کوئی دوسری خاتون لانا چاہیں خواہ اس کا حُسن آپ کو پسند بھی ہو تو اس کی اجازت نہیں سوائے آپ کی ملکیت باندیوں کے اور اللہ ہر شے پہ محافظ اور نگہبان ہے۔

بارگاہِ نبوی اور تعدد ازواج

اس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں دوسری کُتب میں اور مختصراً معارف القرآن میں دیکھی جاسکتی ہے صرف ایک بات عرض کی جاتی ہے کہ آپ ﷺ کا نکاح پچیس برس کی عمر میں حضرت خدیجہؓ سے ہوا اور پچاس برس کی عمر مبارک تک آپ ﷺ نے کوئی دوسرا نکاح نہیں فرمایا۔ ان کی وفات پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوا اور اس کے بعد سب خواتین ریاستِ اسلامی کی فلاح اور قبائل کے ایمان کا باعث بنتی گئیں۔ جہاں تک باندیوں کا معاملہ ہے تو یہ اعزاز صرف اسلام کو حاصل ہے کہ مفتوحہ خواتین کو ایک وقت میں ایک مسلم رکھ سکتا ہے اور اس کی بھی کڑی شرائط اور ان کے حقوق ہیں جبکہ اعتراض کرنے والی اقوام کا کردار اس بارہ میں بہت بھیانک ہے۔

رکوع نمبر ۷ آیات ۵۳ تا ۵۸

وَمَن يَقْنُتْ ۲۲ / ۴

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ
النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ
غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ
فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا
مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ
يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ؗ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ
مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ
مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ
قُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ
اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿۵۳﴾

مومنو! پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر اس صورت میں کہ تم کو کھانے کے لئے اجازت دی جائے اور اس کے پکنے کا انتظار بھی نہ کرنا پڑے لیکن جب تمہاری دعوت کی جائے تو جاؤ اور جب کھانا کھا چکو تو چل دو اور باتوں میں جی لگا کر نہ بیٹھ رہو۔ یہ بات پیغمبر کو ایذا دیتی تھی۔ اور وہ تم سے شرم کرتے تھے (اور کہتے نہیں تھے) لیکن خدا سچی بات کے کہنے سے شرم نہیں کرتا۔ اور جب پیغمبر کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر مانگو۔ یہ تمہارے اور ان کے دونوں کے دلوں کیلئے بہت پاکیزگی کی بات ہے۔ اور تم کو شایاں نہیں کہ پیغمبر خدا کو تکلیف دو اور نہ یہ کہ ان کی بیویوں سے کبھی ان کے بعد نکاح کرو بے شک یہ خدا کے نزدیک بڑا گناہ کا کام ہے ﴿۵۳﴾

53 O ye who believe! Enter not the dwellings of the Prophet for a meal without waiting for the proper time, unless permission be granted you. But if ye are invited, enter, and, when your meal is ended, then disperse. Linger not for conversation. Lo! that would cause annoyance to the Prophet, and he would be shy of (asking) you (to go); but Allah is not shy of the truth. And when ye ask of them (the wives of the Prophet) anything, ask it of them from behind a curtain. That is purer for your hearts and for their hearts. And it is not for you to cause annoyance to the messenger of Allah, nor that ye should ever marry his wives after him. Lo! that in Allah's sight would be an enormity.

إِن تُبْدُوا شَيْـًٔا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ
كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٥٤﴾

اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اس کو مخفی رکھو تو (یاد رکھو کہ)
خدا ہر چیز سے باخبر ہے ﴿۵۴﴾

54. Whether ye divulge a thing or keep it hidden, lo! Allah is ever Knower of all things.

لَّا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِىٓ ءَابَآئِهِنَّ وَلَآ أَبْنَآئِهِنَّ
وَلَآ إِخْوَٰنِهِنَّ وَلَآ أَبْنَآءِ إِخْوَٰنِهِنَّ وَلَآ
أَبْنَآءِ أَخَوَٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا
مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُنَّ ۗ وَٱتَّقِينَ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ
ٱللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدًا ﴿٥٥﴾

عورتوں پر اپنے باپوں سے (پردہ نہ کرنے میں) کچھ گناہ
نہیں اور نہ اپنے بیٹوں سے اور نہ اپنے بھائیوں سے
اور نہ اپنے بھتیجوں سے اور نہ اپنے بھانجوں سے نہ
اپنی (قسم کی) عورتوں سے اور نہ لونڈیوں سے اور (اے عورتو)
خدا سے ڈرتی رہو بے شک خدا ہر چیز سے واقف ہے ﴿۵۵﴾

55. It is no sin for them (thy wives) (to converse freely) with their fathers, or their sons, or their brothers, or their brothers' sons, or the sons of their sisters or of their own women, or their slaves. O women! keep your duty to Allah. Lo! Allah is Witness over all things.

إِنَّ ٱللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِىِّ ۚ
يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ صَلُّوا۟ عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا۟
تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾

خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔
مومنو! تم بھی پیغمبر پر درود اور سلام
بھیجا کرو ﴿۵۶﴾

56. Lo! Allah and His angels shower blessings on the Prophet. O ye who believe! Ask blessings on him and salute him with a worthy salutation.

إِنَّ ٱلَّذِينَ يُؤْذُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ
لَعَنَهُمُ ٱللَّهُ فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ وَ
أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿٥٧﴾

جو لوگ خدا اور اس کے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں
ان پر خدا دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور
ان کیلئے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿۵۷﴾

57. Lo! those who malign Allah and His messenger, Allah hath cursed them in the world and the Hereafter, and hath prepared for them the doom of the disdained.

وَٱلَّذِينَ يُؤْذُونَ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ
بِغَيْرِ مَا ٱكْتَسَبُوا۟ فَقَدِ ٱحْتَمَلُوا۟
بُهْتَٰنًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ﴿٥٨﴾ ع

اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام (کی
تہمت) سے جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے
بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا ﴿۵۸﴾

58. And those who malign believing men and believing women undeservedly, they bear the guilt of slander and manifest sin.

اسرار و معارف

اے ایمان والو نبی علیہ السلام کے گھروں میں بلا اجازت داخل مت ہوا کرو اگر آپ ﷺ کھانے کی دعوت پہ بلائیں تو بھی ادب یہ ہے کہ عین وقت پر جاؤ کہ وہاں کھانے کے انتظار میں بیٹھنا نہ پڑے اور اِدھر اُدھر مت دیکھو نہایت ادب و احترام سے جاؤ اور کھانا کھا کر فوراً رخصت چاہو باتوں میں لگ کر مت بیٹھے رہو کہ یہ بات نبی علیہ السلام کو ناگوار گزرتی ہے لیکن وہ تم لوگوں سے حیا کرتے ہیں مگر اللہ ایسی باتوں کو صاف بیان فرما دیتا ہے کہ یہ فطری ناگواری بھی تمہارے لیے برکات میں کمی کا سبب بن سکتی ہے اور حق بات اور سیدھا راستہ یہی ہے جو اللہ نے بتا دیا ہے۔ ازواج النبی ﷺ سے بات کرنا ہو یا کچھ مانگنا ہو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو کہ یہ پردہ شرعی تمہارے قلوب کے لیے بھی بہت اچھی

چیز ہے اور ان کے قلوب کے لیے بھی بہت بہتر ہے اور یہ بے پردگی طبعاً بھی آپ ﷺ کو پسند نہیں اس سے رسول اللہ کو ایذا پہنچتی ہے اور مسلمانوں کو زیب نہیں دیتا کہ ان کی بات سے آپ کو ایذا پہنچے اور آپ ﷺ کی خصوصیت ہے کہ جو خاتون آپ کی اہلیہ بن گئی آپ ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی کسی کے لیے اس کے ساتھ نکاح کرنا نہ صرف یہ کہ جائز نہیں بلکہ اللہ کی بارگاہ میں بہت ہی بڑا جرم ہے۔

خواتین کا پردہ

اسی آیت کے تحت پردہ کے احکام اور تفصیل تفاسیر میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں اور خصوصاً آج کے عہد کے لیے اُردو تفاسیر میں معارف القرآن بہت بہتر ہے یہاں صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ خواتین کا مردوں سے بے حجابانہ ملنا اس قدر خطرناک ثابت ہو سکتا ہے کہ پردہ کے احکام ازواجِ مطہرات سے شروع فرمائے گئے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ کسی مجلس میں یا گھر سے باہر عورت لباس زیورات اور اپنے وجود کی نمائش نہ کرے بلکہ بلاضرورت گھر سے نہ نکلے اگر نکلنا ضروری ہو تو بلاضرورت باتیں نہ کرے۔ عورت کی آواز اور بات کرنے کے انداز کا بھی پردہ ہے زیورات کی نمائش نہ کرے بلکہ کھلی چادر لے کر بہتر ہے کہ منہ پر بھی ایک حد تک پردہ کی طرح لٹکا لے یا کپڑے کا حجاب بنا لے اس کے نہ ہونے کے نقصانات کے لیے مغرب کا آزاد معاشرہ اور مشرق کے بے پردہ معاشرے کے حالات کا مطالعہ عبرت کے لیے کافی ہے۔

تم کسی بات کو ظاہر کرو یا بہت چھپا کر رکھو اللہ ہر بات سے واقف ہیں ہاں حکم میں استثنا بھی ہے کہ اپنے باپوں اولاد بھائیوں اور ان کی اولاد بہنوں کی اولاد یا خواتین سے یا لونڈیوں اور نوکرانیوں سے پردہ نہ ہوگا اور اے ایمان لانے والی عورتو پردہ کو فضول نہ سمجھ لینا بلکہ اس پر عمل کرنے میں اللہ کا خوف کرنا اور اسے پوری طرح سے اپنانا کہ بے شک اللہ ہر شے کو دیکھ رہا ہے۔

اور یقیناً اللہ ہر آن اپنے نبی پر اپنی رحمتوں کا نزول جاری رکھے ہوتے ہے اور اللہ کے فرشتے بھی ہر گھڑی اللہ سے نزولِ رحمت و برکات کے لیے دست بدعا ہیں اور اے ایمان والو تم بھی اپنے نبی کے لیے اللہ سے خوب خوب رحمت طلب کرو اور سلام بھیجا کرو۔ درود پڑھنے کا حکم بھی دوام چاہتا ہے اور عین عبادت

میں نماز کا حصہ ہے اور جو مقرر ہے وہی درود مسنون ہے نماز سے خارج الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے الفاظ روضہ اطہر پر کہنا مسنون ہے دور سے کہنے کی اجازت ہے اللہ پہنچا دیتا ہے اور فرشتے لے جاتے ہیں۔سب سے بہتر درود وہی ہیں جو احادیث میں خود رسول اللہ ﷺ سے بیان ہوئے ہیں کثرتِ درود ترقی درجات کا سبب ہے اور صلوٰۃ وسلام انبیاء کے لیے مخصوص ہے صحابہ کے لیے رضی اللہ عنہ اور اہل اللہ کے لیے رحمت اللہ ہی قرآن کا اندازِ بیان ہے۔غیر نبی کو علیہ السّلام نہ کہا جاتے ویسے دعائیہ کلمات کہنا درست ہے جو لوگ اللہ کو اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں کہ اللہ کو ایذا پہنچانا ہی ہے کہ اس کے رسول کو ایذا پہنچائی جائے جیسے منافقین نے طعن کر کے پہنچائی یا آپ پر اور آپ کے اہلِ خانہ

روافض ملعون ہیں

یا صحابہ کرام پر طعن کیا جائے یا انہیں گالیاں دی جائیں تو ایسے کرنے والے نہ صرف کافر ہوں گے بلکہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ان پر اللہ لعنت کرتا ہے اور ان کے لیے بہت ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے جس طرح روافض ازواجِ مطہرات اور صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخی کرتے ہیں وہ اس حکم کا مصداق ہو کر کافر بھی ہیں اور ملعون بھی اور یہ کہنا کہ کوئی شیعہ ایسا بھی ہو گا جو یہ جرم نہ کرتا ہو گا اپنے آپ کو دھوکے میں رکھنے کی کوشش ہے۔نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے اہلِ خانہ اور صحابہ کرام کی عظمت تو الگ بات ہے بلا وجہ کسی بھی مسلمان مرد یا خاتون پر طعن کرنا یا ایسے الزامات لگانا جو گناہ اس سے سرزد نہ ہوا ہو ایک بہتان ہے جو بہت بڑا گناہ ہے۔

رکوع نمبر ۸ آیات ۵۹ تا ۶۸

وَمَنْ يَّقْنُتْ ۲۲/۵

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾

اے پیغمبر اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (مونہوں) پر چادر لٹکا کر (گھونگٹ نکال) لیا کریں۔ یہ امر ان کیلئے موجبِ شناخت (و امتیاز) ہوگا تو کوئی اُن کو ایذا نہ دے گا۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ﴿۵۹﴾

59. O Prophet! Tell thy wives and thy daughters and the women of the believers to draw their cloaks close round them (when they go abroad). That will be better, so that they may be recognised and not annoyed. Allah is ever Forgiving, Merciful.

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦٠﴾

اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور جو مدینے (کے شہر) میں بُری بُری خبریں اُڑایا کرتے ہیں (اپنے کردار سے) باز نہ آئیں گے تو ہم تم کو اُن کے پیچھے لگا دیں گے پھر وہاں تمہارے پڑوس میں نہ رہ سکیں گے مگر تھوڑے دن ﴿٦٠﴾

60. If the hypocrites, and those in whose hearts is a disease, and the alarmists in the city do not cease, We verily shall urge thee on against them, then they will be your neighbours in it but a little while.

مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿٦١﴾

(وہ بھی) پھٹکارے ہوئے۔ جہاں پائے گئے پکڑے گئے اور جان سے مار ڈالے گئے ﴿٦١﴾

61. Accursed, they will be seized wherever found and slain with a (fierce) slaughter.

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾

جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں اُن کے بارے میں بھی خدا کی یہی عادت رہی ہے اور تم خدا کی عادت میں تغیر و تبدل نہ پاؤ گے ﴿٦٢﴾

62. That was the way of Allah in the case of those who passed away of old; thou wilt not find for the Way of Allah aught of power to change.

يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۚ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾

لوگ تم سے قیامت کی نسبت دریافت کرتے ہیں (کہ کب آئے گی) کہہ دو کہ اس کا علم خدا ہی کو ہے۔ اور تمہیں کیا معلوم ہے شاید قیامت قریب ہی آگئی ہو ﴿٦٣﴾

63. Men ask you of the Hour. Say: The knowledge of it is with Allah only. What can convey (the knowledge) unto thee? It may be that the Hour is nigh.

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾

بے شک خدا نے کافروں پر لعنت کی ہے اور اُن کے لیے (جہنم کی) آگ تیار کر رکھی ہے ﴿٦٤﴾

64. Lo! Allah hath cursed the disbelievers, and hath prepared for them a flaming fire,

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾

اس میں ابدالآباد رہیں گے۔ نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ مددگار ﴿٦٥﴾

65. Wherein they will abide for ever. They will find (then) no protecting friend nor helper.

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾

جس دن اُن کے منہ آگ میں اُلٹائے جائیں کہیں گے اے کاش ہم خدا کی فرمانبرداری کرتے اور رسولِ (خدا) کا حکم مانتے ﴿٦٦﴾

66. On the Day when their faces are turned over in the fire, they say: Oh, would that we had obeyed Allah and had obeyed His messenger!

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾

اور کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہا مانا تو انہوں نے ہم کو رستے سے گمراہ کر دیا ﴿٦٧﴾

67. And they say: Our Lord Lo! we obeyed our princes and great men, and they misled us from the Way:

رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾

اے ہمارے پروردگار ان کو دگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر ﴿٦٨﴾

68. Our Lord! Oh, give them double torment and curse them with a mighty curse!

اسرار و معارف

آپ ﷺ کی بیٹیاں چار تھیں صرف ایک نہ تھی یہاں جمع کا صیغہ لایا گیا

اے نبی اپنی بیویوں بیٹیوں اور مسلمانوں کی خواتین سے فرما دیجیے کہ وہ جب باہر نکلا کریں تو چادر لے کر اس کا ایک حصہ سر سے چہرے پر سرکا لیا کریں یہاں قرآنِ حکیم

نے بھی بنات یعنی بیٹیاں جمع کہہ کر حکم دیا ہے روافض کا کہنا کہ آپ ﷺ کی صرف ایک بیٹی تھی باطل ہے۔ اور پردہ شرعی کی وضاحت فرمادی کہ مقصد نمائش اور وجود کو ڈھکنا اور لوگوں کی نگاہوں سے بچانا ہے لہذا خواتین چادر لے کر نکلیں اور اسے سر سے تھوڑا سا منہ پر کھینچ لیا کریں۔ یہ اس لیے بھی کہ مومن خاتون کی پہچان رہے اور وہ غلام عورتوں یا غیر مسلم خواتین میں ممتاز رہے اور کوئی اوباش آدمی چھیڑ کر کے اسے ایذا نہ پہنچائے جو اس حکم کے نزول سے قبل ہو چکا اللہ معاف فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

منافق اور ایسے بدنصیب جن کے دل بیمار ہیں صرف زبان اسلام کا دعویٰ کرتی ہے اگر اپنے کرتوتوں سے باز نہ آئے کہ کبھی بہتان تراشی کرتے ہیں کبھی کسی دشمن کے حملہ کی افواہ اڑا دیتے ہیں اور یوں پورے شہر کو پریشان کرتے ہیں تو آپ کو اور آپ کے خدام کو ان پر مسلط کر دیا جائے گا اور پھر وہ اس شہر میں نہ رہنے پائیں گے بلکہ ان کی پکڑ دھکڑ ہوگی اور جہاں ہاتھ آئے قتل کیے جائیں گے اسلامی ریاست

مُرتد کی سزا قتل ہے

میں کافر ذمی بن کر رہ سکتا ہے مگر منافق جب تک نفاق چھپا رہے مسلمان مانا جاتا ہے جب شعائرِ اسلام کی کھلم کھلا مخالفت کرنے لگے یا ایذاءِ رسول کا سبب بننے لگے تو پھر اس کا کفر ظاہر ہو گیا اسے مُرتد شمار کیا جائے گا اور مُرتد کی سزا قتل ہے اور ان پر بھی ایسے ہی گرفت آئے گی جیسے ان سے پہلوں پر آئی تھی کہ اللہ کی سنت یہی ہے اور اللہ کی سُنت یعنی فطرت کے طریقے بدلا نہیں کرتے۔

یہ آپ سے قیامِ قیامت کا وقت پوچھتے ہیں کہہ دیجیے یہ کام اللہ کا ہے اور وہی خوب جانتا ہے مجھے حساب نہیں لینا بلکہ مجھے تو قیامت کی خبر اور اللہ کا حکم پہنچانا ہے آپ کو کیا خبر کہ قیامت کہیں قریب ہی ہو فوراً واقع ہو جائے مگر قیامت میں کافر کے لیے کوئی اچھی خبر نہیں اللہ کافر پہ لعنت کرتا ہے اور ان کے لیے آگ کا عذاب بھڑکا رکھا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور انہیں کوئی دوست معاون یا مددگار نصیب نہ ہوگا۔ جب یہ اِن متکبر چہروں کے بل دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے تو چیخ چیخ کر کہیں گے اے کاش ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور اللہ کے رسول کی غلامی اختیار کی ہوتی۔ اور کہیں گے اے اللہ ہم نے اپنے بڑوں اور لیڈروں کی پیروی کی تو انہوں نے تیرے راستے بھٹکا دیا

اے اللہ ان کو دوگنا عذاب دے ان کے اپنے گمراہ ہونے کا بھی اور ہمیں گمراہ کرنے کا بھی اور اُن پر بہت بڑی بڑی لعنتیں بھیج۔

رکوع نمبر ۹ آیات ۶۹ تا ۷۳

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾

مومنو! تم اُن لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو عیب لگا کر رنج پہنچایا تو خدا نے اُن کو بے عیب ثابت کیا اور وہ خدا کے نزدیک آبرو والے تھے ﴿۶۹﴾

69. O ye who believe! Be not as those who slandered Moses, but Allah proved his innocence of that which they alleged, and he was well esteemed in Allah's sight.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ ۙ

مومنو! خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو ﴿۷۰﴾

70. O ye who believe! Guard your duty to Allah, and speak words straight to the point;

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾

وہ تمہارے سب اعمال درست کر دیگا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص خدا اور اسکے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا ﴿۷۱﴾

71. He will adjust your work for you and will forgive you your sins. Whosoever obeyeth Allah and His messenger, he verily hath gained a signal victory.

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿٧٢﴾ ۙ

ہم نے (بار) امانت کو آسمانوں اور زمین پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے۔ اور انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا ﴿۷۲﴾

72. Lo! We offered the trust unto the heavens and the earth and the hills, but they shrank from bearing it and were afraid of it. And man assumed it. Lo! he hath proved a tyrant and a fool;

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٣﴾ ع

تاکہ خدا منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور خدا مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مہربانی کرے۔ اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے ﴿۷۳﴾

73. So Allah punisheth hypocritical men and hypocritical women, and idolatrous men and idolatrous women. But Allah pardoneth believing men and believing women, and Allah is Forgiving, Merciful.

—o—

اسرار و معارف

اے ایمان والو تم ایسے مت ہو جانا یا ایسا رویہ اختیار نہ کرنا جیسا کہ قومِ موسیٰ نے کیا تھا جو موسیٰ علیہ السلام کی ایذا کا سبب بنتے تھے کبھی اطاعت نہ کر کے اور کبھی ان پر الزام تراشی کر کے مگر اللہ نے انہیں ان سب باتوں سے بری کر دیا فتوحات بھی نصیب ہوئیں الزامات سے بھی بچ گئے اس لیئے وہ اللہ کے نزدیک

بہت معزز تھے یعنی نبی تھے اور سب انبیاء بہت معزز ہوتے ہیں۔ اور اے مسلمانو ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہو اور سیدھی کھری بات کہو کہ سچی بات کہنے والے کو اچھے کردار کی توفیق ہوتی ہے اور اللہ اس کی خطائیں معاف فرماتا ہے کہ کامیابی کا صرف یہی راستہ ہے جس نے اللہ کی اطاعت اور اللہ کے نبی کی غلامی کا حق ادا کیا وہ یقیناً بہت بڑی

سچا آدمی کردار کا کھرا ہوتا ہے

کامیابی حاصل کر گیا۔ یہی تقاضائے انسانیت ہے کہ ازل کو معرفتِ الٰہی اور عشقِ الٰہی کی امانت آسمانوں جیسی بڑی مخلوق زمین جیسے سیارے اور بڑے بڑے پہاڑوں پر پیش کی گئی تھی مگر انہوں نے اسے قبول کرنے کی جُرأت نہ کی اور معذرت کر لی مگر انسان نے یہ بوجھ قبول کر لیا کہ انسان بڑا ہی غلط کار اور علم سے محروم ہے کہ فیصلے کرنے میں جلدی کرتا ہے اور ان کے انجام تک جاننے کی سعی نہیں کرتا یہ اس کا مزاج ہے مگر اب جبکہ معرفتِ الٰہی کا بوجھ قبول کر چکا تو اسے اپنی غلط روش بھی ترک کرنا ہوگی اور جہالت بھی چھوڑنا ہوگی اور صحیح کردار اور علم و حکمت کے خزینے محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی کر کے حاصل کرنا ہوں گے یہ انسان کی ضرورت ہے انسانیت کی ضرورت ہے اور محض زبانی دعوے کرنے والے اور دل سے قبول نہ کرنے والے یا شرک میں مبتلا مرد و خواتین اپنی جہالت اور غلط کاری کے باعث اللہ کے عذاب میں گرفتار ہوں گے اور ایمان والے مرد و خواتین کی معذرت اللہ قبول فرما کر انہیں سرفراز فرمائیں گے کہ اللہ کریم بخشنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔

الحمد للہ سورہ احزاب ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ — ۱۲ مارچ ۱۹۹۴ء ختم ہوئی